جو تیرے ہیں ان کو موت کہاں ○ وہ تو رسماً جہاں سے مرتے ہیں

ایک گھر سے دوسرے گھر



محمد عبد السمیع قادری

تزئین و ترتیب
آجمل حسین قادری

ناشر
شبیر برادرز
اردو بازار۔ لاہور

نام کتاب	......	ایک گھر سے دوسرے گھر
سلسلہ جنباں	......	محمد عبدالسمیع قادری رضوی
ترتیب وتزئین	......	اجمل حسین قادری رضوی
تحسین و پروف	......	شیخ سلامت نواز عطاری
کمپوزنگ	......	words maker Lhr.
تعداد صفحات	......	64
تاریخ اشاعت	......	فروری 2003ء
تعداد	......	1100
مطبع	......	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ناشر	......	شبیر برادرز اُردو بازار لاہور
قیمت	......	۲۰ روپے

ملنے کا پتہ

شبیر برادرز

40 بی اُردو بازار لاہور فون 7246006

عرضِ مرتب

محترم القام جناب محمد عبدالسمیع قادری (مکتبہ امام احمد رضا ساہیوال) نے راقم السطور کو (دورانِ قیام ساہیوال) چند واقعات نوٹ کیے ہوئے دکھائے کہ اس کو کرامات اولیاء کے نام پر مجموعہ کی شکل دی جائے۔ بندہ احقر نے مکمل دلچسپی سے اس مجموعہ کو تیار کرنا چاہا تو اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی کرم نوازی سے قریباً 170 کتب سے حوالہ جات ملے۔ بخوفِ اطالت فہرست حذف کر دی ہے۔ اور ایک ہفتہ میں کتابی شکل تیار ہوگئی۔ (مورخہ 14 رجب 1419ھ) ازاں بعد یہ سلسلہ جاری رہا۔ راقم السطور بدل مکانی کے بعد بذریعہ ڈاک واقعات بھیجتا رہا۔ اس طرح اس میں ایک معمولی عرصہ لگا۔ بہرحال اب جبکہ ہدیہ قارئین ہے۔ کتابِ ہذا میں کرامات اولیاء (بعداز وصال کلام کرنے، تلاوت کرنے، مسکرانے، حرکت کرنے) کا ذکر ہے۔ اس کتاب کی نظیر میری (بربنائے ناقص دستیابی) شاذ ہے۔ اولیاء کرام کی تعریف اور اس کے صحیح مصداق کی تشریح کو نہایت ہی جامع الفاظ میں ایک نئے اندازِ ترتیب کو اپنایا ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی کرامات کا ذکر علیحدہ ہے۔ یہاں صرف اولیاء کرام کی کرامات برزخیہ کا انتخاب کیا ہے۔ نیز شہ سرخیاں اور اشعار (بلحاظ مناسبت) نے مطالعہ میں جاذبیت پیدا کی ہے۔ میرے دوست مکرم جناب شیخ محمد سلامت نواز عطاری نے اس کے پروف اور اس کے ساتھ اشعار کے زیور سے آراستگی کی خدمات حاصل کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

اجمل حسین قادری رضوی

تقریظ

(حضرت علامہ مولانا غلام مصطفیٰ نوری صاحب مدظلہ العالی)

اولیاء اللہ کی زیارت وصحبت جس طرح انسان کی عملی واخلاقی اصلاح کیلئے اکسیرِاعظم ہے' اسی طرح اولیاء اللہ کے حالات وملفوظات وکرامات کا مطالعہ کرنا اور سننا بھی بے حد مفید ہے۔ زیرِنظر کتاب ''ایک گھر سے دوسرے گھر'' اسی ہی موضوع کی کتاب ہے۔ جو بہت اچھی کوشش فرمائی ہے۔

ولی کا معانی ولی کا مفہوم' ولی کی علامات' لفظ ولی کا مصداق قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح فرمایا ہے۔ اولیائے کرام کی کرامات پڑھ کر سن کر اہل ایمان اہل محبت کے دلوں میں مزید نورِ یقین پیدا ہوتا ہے اور منکرین اولیاء اللہ کے دلوں میں مزید بغض وحسد کی آگ جلتی ہے۔ اصل میں اولیاء اللہ علیہم الرحمتہ کی کرامات سے انکار کرنا فرقہ معتزلہ کا عقیدہ ہے جبکہ اس دور میں بھی معتزلہ گمراہ فرقہ کے حامی اور دوست موجود ہیں۔ (وہابیوں غیرمقلدوں کی صورت میں) ان کا بس کام یہی ہے کہ اولیاء اللہ وصالحین کی عظمت کا انکار' ان کے کمالات وکرامات وتصرفات بعداز وصال کا انکار' جبکہ اولیاء اللہ علیہم الرحمتہ کی کرامات کا ذکر قرآن مجید میں بھی واضح ہے۔

کتاب ہذا میں صالحین کی کرامات بعد از وصال کا ذکر ہے جو کہ روح کی تازگی اہل محبت کے دلوں کا چین ہے اور یہ ''الحب فی اللہ'' کا مصداق ہے۔

میں نے کتاب کو چیدہ چیدہ مقامات سے پڑھا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور مقبول خاص وعام بنائے۔

آمین بجاہ سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

طالب دعا

انعامِ خداوندی

واتبع السبیل من اناب الیّ اُس کی اتباع کر جو میری طرف رجوع لایا۔ اتباع کیلئے ولی' صدیق' دوست' محبوت حقیقی کی ہونی چاہئے۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

صراط الذین انعمت علیھم ۔ یہ کہ ایک دعا جو کہ اللہ تعالیٰ سے توفیق ہدایت کیلئے کرنی ہے تو انعام کس پر کیا؟

قرآن کی تفسیر خود قرآن فرماتا ہے:

انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین.

(سورۃ نساء)

صالحین سے مراد کون لوگ ہیں۔ ظاہر ہے کہ صالحین کا درجہ بالترتیب نبیوں' صدیقوں' شہداء کے بعد ہے۔ تو یہ لوگ تلوار سے شہید نہ ہوئے مگر عشق الٰہی سے قتل ہوئے۔ تو صالحین کی سند ملی۔ عمل صالح والا ہی صالحین سے ہے۔

صالحین کا فائدہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عند ذکر الصالحین تتنزل الرحمۃ.

جب صالحین کا ذکر کیا جاتا ہے تو رب کریم کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔

اولیائے کرام علیہم الرحمتہ الرحمٰن کے بارے آقا علیہ السلام فرماتے ہیں ''ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بدبخت نہیں ہوتا'' وہ بدبخت ہو بھی کیسے سکے؟ یہ تو وہ لوگ ہیں جن کو دیکھ کر خدا یاد آتا ہے۔ ایک اور حدیث پاک میں ارشاد ہوا:

ادفنوا موتاكم وسط قوم صالحين. اپنے مردوں کو صالحین کے درمیان (ساتھ) دفن کرو جس کا مفاد اظہر من الشمس ہے کہ اس کیلئے عذاب قبر سے امن ہوگا۔ یہ فائدہ تو یہاں دکھایا گیا۔

منقول ہے کہ شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے پائتی مدفون کو عذاب قبر سے نجات ملے گی۔ (ہشت بہشت)

حالانکہ اولیاء عظام تو آخرت میں بھی ہمارے مددگار ہیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے الا خلاء یومئذ بعضهم لبعض عدو الا المتقین (سورۃ زخرف)

گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیزگاران کے ساتھ محبت کسی طریقہ پر بھی ہوگی۔ باعث نجات اور باعث قربت و باعث نظر شفقت ہوگا۔ ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ قیامت کے دن فاسق مسلمانوں کی صفیں باندھی جائیں گی۔ پس ان کے پاس ایک جنتی مرد یعنی ولی اللہ گزرے گا تو ایک مرد کہے گا کہ فلاں میں نے آپ کو وضو کا پانی دیا۔ پس وہ اس کی شفاعت کرے گا اور جنت میں داخل کرائے گا۔ اس حدیث پاک کی شرح میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اس طرح فرماتے ہیں کہ اگر فاسقوں نے اہل طاعت وتقویٰ یعنی اولیاء کی خدمت دنیا میں کی ہوگی، اس کا ثمرہ آخرت میں پائیں گے اور ان اولیاء کی مدد اور شفاعت سے بہشت میں داخل ہوں گے۔

ثابت ہوا کہ یہ بھی ایک خدمت ہے۔

اور ہاں ان سے محبت خدا تعالیٰ سے محبت کا ثبوت ہے۔ اور ان کی تعظیم بیان شان بعینہٖ اللہ تبارک تعالیٰ کی تعظیم وتوصیف ہے کیونکہ وہ مظہر صفات باری تعالیٰ ہیں۔

ولی کے معانی

لفظ اولیاء ''ولی'' کی جمع ہے۔ ''ولی'' کی اصل ''ولاء'' سے ہے جو قرب ونصرت کے معنی میں ہے۔ تو ولی کے معنی ہیں قریب، محب، صدیق، مددگار۔ قریب لفظ ''قرب'' ہے۔ قرب کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ قرب جو ہر انسان بلکہ کائنات کے ذرہ ذرہ کو اپنے خالق کے ساتھ ہے اور اگر یہ قرب نہ ہو تو کوئی موجود وجود نہ پاسکے۔

دوسرا قرب وہ ہے جو بندگانِ خاص کا نصیبہ ہے۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ ولایت جو قرب کے ہم معنی ہے، اس کی دو قسمیں ہیں۔

ولایت عام: اور یہ ہر صاحب ایمان صحیح العقیدہ مسلمان کو حاصل، اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے: الله ولی الذین آمنوا. اللہ ولی ہے مسلمانوں کا۔ (سورۃ البقرہ ۲۵۷)

ولایت خاص: اور یہ وہ شرف ہے جو بندگانِ خاص کو عطا فرمایا جاتا ہے اور انہیں پر اولیاء اللہ کا اطلاق ہے۔

ولی کی علامات

حضرت شیخ ابو عبداللہ محمد قریشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ولی کی علامت بیان فرماتے ہیں کہ جب اس کی عمر بڑھتی ہے تو اس کے عمل زائد ہوجاتے ہیں اور جب اس کا فقر بڑھ جاتا ہے تو اس کی سخاوت بڑھ جاتی ہے۔ جب اس کا علم بڑھ جاتا ہے، اس کی تواضع بڑھ جاتی ہے۔ (بہجۃ الاسرار صفحہ 608)

ولایت کی قسمیں

ولایت کی تین اقسام ہیں۔ (1) ولایت فطری (2) ولایت کسبی (3) ولایت

عطائی۔ (ماہ اجمیر صفحہ 23)

اللہ تبارک تعالیٰ اپنے اولیاء کی شان وعظمت واضح کرتے ہوئے لفظ ''خبردار'' فرما کر خبردار کر رہا ہے کہ یہ نہایت ہی توجہ کی بات ہے۔ الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون. سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم (پارہ 11 یونس آیات نمبر 41 کنزالایمان فے ترجمہ القرآن)

لاخوف علیھم ولاھم یحزنون کی تشریح کرنے سے قبل اس معیار پر پورا اترنے کے لوازمات سپرد قلم کرنے ازبس ضروری ہیں۔

الذین امنو وکانو یتقون وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں۔ (پارہ 11 سورۃ یونس آیات 62 کنزالایمان فے ترجمہ القرآن) یعنی کہ تقویٰ پہلی شرط ہے۔

تقویٰ عمومی وقلبی دو اقسام کا ہے۔ تقویٰ عمومی تو ہر مومن اختیار کرتا ہے۔

تقویٰ قلبی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرمایا ہے۔

ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب

یعنی کہ شعائر اللہ کی تعظیم سے تقویٰ قلبی حاصل ہوتا ہے جو کہ خواص ہی کا خاصا ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لوگوں نے دیکھا کہ کعبہ شریف کی دہلیز کو پکڑے ہوئے کہتے تھے یاالٰہی قیامت کے دن مجھے اندھا اٹھا تاکہ نیکوں کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔ (حکایات صوفیہ صفحہ 147)

انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنو الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وھو راکعون. (پارہ 6 سورۃ المائدہ آیات نمبر 54)

''بے شک تمہارا مددگار صرف اللہ تعالیٰ اور اس کا (پیارا) رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور ایمان والے ہیں جو صحیح صحیح نماز ادا کرتے ہیں اور زکوۃ دیا کرتے ہیں اور ہر حال

میں وہ بارگاہ الٰہی میں جھکنے والے ہیں۔''

اس آیت میں مزید اوصاف اور شرائط کا ذکر ہے اور ان صفات کے حامل جب مومنوں کے مددگار ہیں تو ضرور اللہ تعالیٰ کے قریب ہیں اور اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔

انہیں کو بشارت دی

لھم البشری فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ

محبت کرو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں۔ لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو تو حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرتے ہیں اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کو پھر حکم ہوتا ہے کہ آسمان والوں میں منادی کردو کہ اللہ تبارک تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے' لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ آسمان والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر زمین والوں میں بھی اس کی محبت ومقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ (بخاری شریف جلد سوم صفحہ 386 اور ترمذی شریف جلد دوم صفحہ 457) جب اللہ تبارک تعالیٰ کسی بندے سے نفرت کرتا ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو فرماتا ہے' فلاں آدمی سے نفرت کرتا ہوں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام آسمان میں اس کی منادی کرتے ہیں اور پھر زمین میں اس کے لیے نفرت اترتی ہے۔

اللہ تبارک تعالیٰ پھر اس محبت کا ثمرہ بھی عطا فرماتا ہے۔ حضرت مولانا عبدالرحمن عرف ملا جامی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب نفحات الانس میں ایک حدیث پاک لکھتے ہیں قیامت کے روز اللہ تبارک تعالیٰ ایک شخص جس کے پاس کوئی نیکی نہ ہوگی اس سے فرمائے گا کہ فلاں محلہ میں فلاں میرے دوست کو جانتا ہے؟ وہ عرض کرے گا ہاں۔ میں اسے جانتا ہوں۔ تو اللہ تبارک تعالیٰ فرمائے گا میں نے تجھے اس کی وجہ سے بخش دیا ہے۔ (نفحات

الانس صفحہ 158) ترجمہ حدیث: ''تیری زبان ہر وقت ذکر خدا سے تر رہے۔''

زبان ہی کیا روحانی و جسمانی طور پر اطاعت خدا میں مستغرق ہو۔

حضرت سلطان العارفین علیہ الرحمۃ ان کے بارے فرماتے ہیں۔ ظاہر سربسجدہ میں...... زبان ثناء میں...... دل ذکر میں...... روح فکر میں...... ہاتھ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح سخاوت میں...... آنکھ معرفت کے دیکھنے میں...... قدم مسلمان بھائیوں کی زیارت میں مشغول ہو۔ امر بالمعروف پر بستہ...... کان کلام الٰہی کے سننے کیلئے کھلے ہوں۔

(مفتاح العارفین صفحہ 133)

الحب فی اللہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے: اے اللہ! ہمیں ہدایت دہندہ ہدایت یافتہ کر اے اللہ! ہمیں گمراہ کرنے والا نہ کر۔ یا اللہ! ہم کو اپنے دوستوں کے ساتھ دوستی و محبت کرنے والا اور اپنے دشمنوں کے ساتھ عداوت رکھنے والا بنا۔ یا اللہ! ہم تیری محبت کی وجہ سے تیرے دوستوں سے محبت کرتے ہیں اور تیرے ساتھ ان کی عداوت کی وجہ سے ہم ان سے عداوت رکھتے ہیں۔ یا اللہ یہ ہماری دعا ہے اسے قبول فرما۔ (ترمذی ۲/۱۷۸)

خاص میرے لئے

درۃ الناصحین میں علامہ خوبوی سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ تو نے میرے لئے کیا عمل کیا؟

عرض کی نماز پڑھی۔ فرمایا: یہ تو تیرے لئے برہان ہوگی۔ روزے رکھے' یہ تیرے لئے ڈھال ہوں گے۔ صدقہ کیا' یہ تیرے لئے سایہ ہوگا۔ ذکر کیا' یہ تیرے لئے ہی نور ہوگا۔ یا اللہ! تو ہی بتا جو تیرے لئے ہو؟ کیا تو نے میرے دوستوں کے ساتھ دوستی کی اور میرے دشمنوں کے ساتھ دشمنی کی۔ (روح البیان)

حدیث قدسی ہے: مجھے اپنی عزت کی قسم میری رحمت نہیں پہنچ سکتی جب تک کہ

میرے دوست سے دوستی نہ ہو اور میرے دشمنوں سے عداوت نہ کی جائے۔

(روح المعانی جز ۲۸ ص ۳۵)

اچھی دوستی نعمت ہے

امام غزالی علیہ الرحمۃ الرحمٰن اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''کیمیائے سعادت'' میں حدیث پاک نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جس بندے کو خیر و بھلائی عطا کرنا چاہتا ہے اسے اچھی دوستی عطا فرماتا ہے تاکہ اگر یہ بندہ کسی وقت خدا تعالیٰ کو بھول جائے تو اس کا دوست اسے یاد کرائے اور اگر خدا تعالیٰ اسے یاد ہی ہو تو اس کا دوست اور زیادہ ذکر باری تعالیٰ کرنے میں اس کا مددگار بنے۔

۲- دو مومن اکٹھے نہیں ہوتے مگر ایک دوسرے سے دین کے اندر کوئی نہ کوئی فائدہ ضرور پہنچتا ہے۔ (الحدیث)

۳- ایمان کے بعد نیک بیوی اور اس کے بعد اچھا دوست بڑی نعمت ہے۔ نیز فرمایا کہ جو کسی شخص کو محض رضائے الٰہی کی خاطر اپنا دوست بنائے تو اللہ تعالیٰ اسے بہشت میں ایسا بلند مقام عطا کرے گا جو کسی دوسرے نیک عمل سے حاصل نہیں ہوسکتا۔ (الحدیث)

۴- افضل الاعمال اللہ کی خاطر محبت اور اللہ کی خاطر نفرت کرنا ہے''۔

محبت کی مستی

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب قیامت کے روز حضرت سیدنا معروف کرخی قدس سرہ العزیز کو لایا جائے گا تو آپ پر اللہ تبارک تعالیٰ کی محبت کی مستی اس قدر سوار ہوگی کہ مخلوق حیران ہوکر پوچھے گی کہ یہ مست کون ہے؟ اس وقت آواز آئے گی یہ حضرت معروف کرخی ہیں جو ہماری محبت میں مست ہیں۔ اس وقت ان کو حکم ہوگا کہ بہشت میں داخل ہوجاؤ تو عرض کریں گے' مولا! میں نے بہشت کیلئے عبادت نہیں کی۔

تب احکم الحاکمین فرشتوں کو حکم فرمائے گا کہ تم نور کی زنجیروں میں جکڑ کر بہشت میں لے چلو۔ چنانچہ فرشتے حکم کی تعمیل کریں گے۔ (فوائد الفواد)

یہ لوگ ہیں جو ہر طرح سے اطاعت گزار اور خالصتاً اللہ تبارک تعالیٰ کی رضا کے طالب رہے اور ہر وقت اس سے ڈرتے رہے اور لوگوں کو بھی اس کی پکڑ سے ڈراتے رہے۔

اپنے ولیوں کی ایک اور صفت فرمائی کہ مجھ سے ڈرنے والے علماء ہیں۔

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اللہ کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ یعنی کہ علماء ہی ڈرنے والے ہیں۔ معلوم ہوا کہ علماء ہی اولیاء ہیں' چونکہ بغیر علم جہالت جو کہ علم کی ضد ہے۔ نری تاریکی وظلمت ہے۔

خشیت کے مصداق

طریقت کی راہیں اور اقسام طرق کی شناسائی علم پر موقوف ہے۔ اس طرح خشیت الٰہی کے مصداق بھی ذی علم ہیں۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء. اسی خشیت الٰہی کا مجازی نام طریقت ہے جو کہ اصحاب علم سے موسوم ہے اور علم قرآن وسنت کے بجز کسی طریقت کا وجود نہیں۔ (شریعت وطریقت صفحہ 12)

حضرت سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دو عالم کی منزلیں یعنی عالم کے دونوں کونے شریعت کی ڈوری سے بندھے ہوئے ہیں۔

(شریعت وطریقت صفحہ 13)

جاہل ولی نہیں

حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کسی جاہل کو کبھی ولی نہیں بناتا۔ (شریعت وطریقت صفحہ 13)

ان عبارات سے واضح ہوا کہ ولایت کیلئے تقویٰ اور علم بنیادی رکن ہے۔ اس کے بغیر ولایت نہیں۔

حضرت سلطان العارفین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

علموں باجھ فقر کماوے کافر مرے دیوانہ ہو
سے وریہاں دی کرے عبادت رہے اللہ کولوں بیگانہ ہو
خلقت کنوں نہ کھلیس پردے دل جاہل بت خانہ ہو
میں قربان تنہاں توں باہو جنہاں ملیا یار یگانہ ہو

(ابیات باہو صفحہ 42)

بے علم مجاہدہ

"بے علم مجاہدہ والوں کو شیطان انگلیوں پر نچاتا ہے۔ منہ میں لگام ناک میں نکیل ڈال کر جدھر چاہے کھینچے پھرتا ہے۔ (شریعت وطریقت صفحہ 27)

شیطان کا تخت پانی پر

ایک بے علم (جاہل) اپنے آپ کو صوفی اور صاحب طریقت سمجھتا تھا۔ وہ ایک دن شام کے وقت پانی پر تخت دیکھ کر ایک عالم صاحب سے کہنے لگا کہ میں نے شام کو سمندر کی سطح پر (معاذ اللہ) خداوند کریم کو دیکھا ہے۔ اس کے اردگرد فرشتے تھے۔ عالم صاحب نے فرمایا کہ اے او جاہل! تجھے اگر علم ہوتا تو ایسا نہ کہتا کیونکہ حدیث پاک میں ہے کہ مغرب کے بعد پانی پر شیطان تخت لگا کے بیٹھتا ہے اور وہ اپنے چیلوں سے روزانہ کی کارکردگی سنتا ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت صفحہ 269)

یہ واقعہ کتنا جامعیت والا ہے کہ بغیر علم والا کیسے گمراہ ہوتا ہے۔ اس طرح ایک اور واقعہ ہے کہ شیطان لعین انسانی شکل میں ایک بے علم عابد کی راہ میں کھڑا ہوگیا۔ عابد صاحب تہجد کی نماز کے بعد فجر کی نماز کیلئے مسجد کی طرف تشریف لائے تو راستے میں ابلیس کھڑا تھا۔ سلام علیکم وعلیکم السلام حضرت! مجھے ایک مسئلہ پوچھنا ہے۔ عابد صاحب نے فرمایا جلد پوچھو' مجھے نماز کو جانا ہے۔ شیطان نے جیب سے ایک شیشی نکالی اور پوچھا کیا

اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ سارے جہاں کو اس شیشی میں داخل کردے۔ عابد صاحب نے سوچا اور کہا۔ کہاں آسمان اور کہاں زمین۔ شیطان نے اپنے لشکر شیاطین سے کہا دیکھو اس جاہل عابد کی میں نے راہ ماردی۔ اس کو اللہ کی قدرت پر ہی ایمان نہیں' عبادت کس کام کی۔

(سچی حکایات حصہ پنجم صفحہ 99)

شیخ وہ ہے جو اپنے مرید کا نام دیوان اشقیا سے مٹادے۔

(فرمان شیخ بن ابی الحسن رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' بہجۃ الاسرار صفحہ 692)

حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر قدس سرہ نے فرمایا کہ ملتان شریف میں ایک نوجوان فاسق فاجر فوت ہوا تو اس کی بخشش کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ ایک دن حضرت خواجہ بہاء الحق زکریا ملتانی رضی اللہ عنہ جارہے تھے تو میں نے آپ کے دست مبارک کو بوسہ دیا تو مجھے اسی دست بوسی کی وجہ سے بخش دیا گیا۔ (خلاصہ العارفین صفحہ 20' ادب کی اہمیت 28)

نیز حضرت خواجہ بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کے مرید نے منکر نکیر کے سوالات پر بڑے اطمینان سے جواب دیا کہ تم مجھ سے بھی سوالات کرتے ہو حالانکہ میں نے اللہ تبارک تعالیٰ کے ولی حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کوٹ ان کندھوں پر اٹھائے رکھا ہے۔ اتنا کہنے سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے منکر نکیر اسے چھوڑ کر چلے گئے اور حساب کتاب معاف ہوگیا۔ (تفسیر روح البیان جلد نہم صفحہ 388) اللہ تعالیٰ اسے گناہ سے اس طرح پاک کردیتا ہے۔ گویا ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ پھر فرمایا کہ درویش اور مشائخ ایک دوسرے کا ہاتھ اس واسطے چومتے ہیں کہ شاید کسی مغفور کا ہاتھ' ہاتھ میں آجائے جس کی برکت سے بخشے جائیں۔ (اسرار الاولیاء مشمولہ ہشت بہشت صفحہ 407)

شیخ اور مرید

چونکہ حدیث پاک میں ہے کہ شیخ اپنی قوم میں ایسا ہے جیسا نبی اپنی امت میں۔

(شان ولایت صفحہ 119' مراۃ الاسرار صفحہ 592' کشف المحجوب صفحہ 159' پنج پیر صفحہ 11)

حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

ان عبارات سے معلوم ہوا شیخ کی عظمت کیسی ہے۔ شیخ بھی جو مرید کو شقی سے سعید بنادے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ خود بدبخت ہو وہ کیا اثر ڈالے گا۔

جب شریعت اور طریقت میں بدرجہ اتم کامل ہوجاتا ہے تو پھر اللہ تبارک تعالیٰ اس کو اپنی مخلوق میں محبوب بنادیتا ہے۔

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''وہ اللہ سے انس کرتا ہے اور غیر اللہ سے بھاگتا ہے۔'' (فتوح الغیب) علم ہی سے انسان اللہ تبارک تعالیٰ کو پہچانتا ہے۔

''بے علم نتواں خدا شناخت''

جب اس نے شریعت کے کوڑے سے نفس کو مار ڈالا اور اپنے نفس کو پہچان گیا تو اس نے رب کو پہچان لیا۔ جب رب کو پہچان لیا تو گویا وہ محبوب خدا بن گیا۔ اس تقریر لطیف کا ماحصل یہ کہ ولایت بغیر علم کے نہیں ہے اور یاد رہے کہ ولایت کسبی نہیں بلکہ محض عطائی ہے۔ اگر کوئی عبادات و ریاضت میں مستغرق ہو اور اس خیال سے عبادت کرے کہ وہ مجھے اپنا ولی بنالے تو محض غلط ہے۔ یہ اس کی عطا پر موقوف ہے۔ خواہ مادرزاد ولی پیدا کردے' خواہ اس کے خلوص عبادت پر ولی بنائے۔ ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

ان اللہ یحب المتقین

بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ قرب خداوندی کیلئے اس کی عبادت لازم ہے۔ آج کل بہتیرے جاہل معرفت کی باتیں کرتے ہیں۔ ہاتھ میں کاسہ گدائی لیے ماتھے پر داغ' لمبے اور غلیظ بال رکھے یا سر منڈائے' رنگارنگ کے کپڑے رکھے پھرتے ہیں۔ یہ سب جاہل تو یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ ہماری نمازیں حضوری نمازیں ہیں۔ قلبی نمازیں ہیں اور ہم تو عبادات چھپ کر کرتے ہیں۔

اس جاہل گنوار کو شیطان انگلیوں پر نچا رہا ہے حالانکہ فرض عبادات تو لوگوں کے سامنے

کرنے چاہیے تا کہ فتویٰ نہ لگے اور لوگ اس کے باعمل ہونے کے گواہ ہوں جبکہ
چھپ کر کرے۔ اللہ کریم نے ارشاد فرمادیا کہ وہ ہمہ وقت میرے ذکر میں لگے رہتے
اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں ان لوگوں پر آگاہ نہ کروں
تم سب سے بہتر ہے۔ سب نے عرض کیا یارسول اللہ علیہ الصلوٰۃ السلام ضرور بتائیے
حضور علیہ الصلوٰۃ السلام نے فرمایا۔ جب ان کی زیارت کی جائے تو اللہ یاد آئے۔ (تفسیر
الحسنات صفحہ 103 جلد سوم) یاد بھی کیوں نہ آئے۔ حدیث شریف میں ہے حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے
میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے
ذکر کی وجہ سے حرکت میں ہوتے ہیں۔

(ابن ماجہ شریف)

برعکس اس کے جو خود بدبخت ہو نماز روزہ کا تارک سنت رسول علیہ الصلوٰۃ السلام کا تارک ہو۔

مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی صاحب وضاحت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آجکل بہت سے ایمان کے ڈاکو پیروں کے لباس میں پھرتے ہیں۔ یوں تو ان کے جانچنے کی کسوٹیاں ہیں مگر چار کم از کم ضرور ملحوظ رکھیں۔ اول سنی صحیح العقیدہ، دوم صاحب علم (اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے اخذ کر سکے) سوم فاسق معلن (اعلانیہ) چہارم اس کا سلسلہ اور شجرہ طریقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو ورنہ پھر وہ خود بے فیض ہوگا۔ (ملخصاً جنتی زیور صفحہ 49)

جب بندے کو اللہ تبارک وتعالیٰ سے انس اور دنیا سے وحشت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو فراست عطا فرماتا ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ارشاد ہوا

اتقوا فراسة المومن فانه ینظر بنور الله (بخاری شریف) نیز ترمذی شریف

ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے بولتا ہے۔ مولانا علی قاری علیہ الرحمۃ حضرت سلیمان
سے نقل کرتے ہیں کہ مومن کی فراست روح کا کشف اور غیب کا معائنہ ہے۔ ایمان
مقاموں سے ایک مقام ہے۔ (شرح فقہ اکبر)

اولیاء اللہ کا علم نہایت وسیع ہوتا ہے، حتیٰ کہ بعض ما کان و ما یکون اور لوح محفوظ کی اطلاع دیتے ہیں۔ مرنے کے بعد ان کے کمالات اور قوتیں بڑھ جاتی ہیں۔

(قانون شریعت صفحہ 44)

فراستِ صادقہ

ایک شخص نے راستہ میں ایک عورت کو دیکھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ بعض لوگ آتے ہیں اور زنا کے آثار ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان معلوم ہوتے ہیں۔ میں نے کہا کہ رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وسلم نے بعد وحی نازل ہوئی۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ میری فراست صادقہ ہے۔ پس اتقوا فراسة المومن ...... (نزہۃ المجالس جلد اول صفحہ 279) (کرامت صحابہ صفحہ 25) خواجہ بزرگوار قطب الاخیار عبدالخالق غجدوانی کے حضور ایک خرقہ پہنے ہوئے شخص بھیجا اور ایک گوشہ میں بیٹھ گیا۔ کچھ دیر کے بعد اتقوا فراسة المومن حدیث کا راز معلوم کرنا چاہا۔ حضرت صاحب نے فرمایا تو زنار اتار اور ایمان لے آ۔ جوان بولا نعوذ باللہ مجھ میں زنار ہو، خواجہ صاحب نے حکم فرمایا کہ اسکا خرقہ اتارو، جب اتارا گیا تو زنار ظاہر ہوا ...... الغرض ایمان لے آیا۔ (روح البیان جلد 4 صفحہ 46)

1. اللہ تعالیٰ تین آنکھیں بصیرت کی کھول دیتا ہے۔ (1) بصر کی آنکھ (2) بصیرت کی آنکھ (3) روح کی آنکھ۔ بصر کی آنکھ تو محسوسات کو معلوم کرتی ہے۔ بصیرت کی آنکھ معنویات کو۔ روح کی آنکھ پوشیدہ چیزوں کو معلوم کرتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کیلئے اپنے ساتھ بیٹھنے کی وجہ سے تفرید کی آنکھ میں استغراق کا دروازہ کھولدیتا ہے۔ حضرت خواجہ

ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ نماز کیلئے کھڑے ہونے سے پہلے [illegible] تھے اور پرکھنے کی خدمت آپ کسی صاحب نسبت مخلص کے سپرد بھی کردیا کرتے [illegible] سید حسن متاخیل کہ انہوں نے کئی سال یہ خدمت انجام دی۔ وہ ہر اس شخص کو [illegible] ہوا کرتا تھا' الگ کردیا کرتے تھے۔ ان کے کام میں کبھی کوئی خرابی واقع نہ ہوئی اور [illegible] کے پرکھنے کا طریقہ یہ تھا کہ آپ صف کے پیچھے ایک سرے سے دوسرے تک [illegible] جاتے تھے۔ ایک پٹھان آپ کے ساتھ رہتا تھا۔ جس شخص میں کدورت ہوئی' آپ [illegible] اپنا ہاتھ اس پر رکھ دیا اور پٹھان نے اس کو رخصت کردیا اور ایسا بھی ہوتا تھا کہ محراب [illegible] صف کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوجاتے تھے۔ آپ کی آنکھیں بند ہوتی تھیں اور [illegible] پٹھان صف کے پیچھے ہر شخص پر اپنی انگلی رکھتا تھا۔ جس میں پریشان ہوئی' اس کے متعلق آپ نے فرمایا اس کو ہٹاؤ۔ یہ سن کر وہ شخص چلا جاتا۔

(مقامات خیر صفحہ 358) (خلیفہ اللہ صفحہ 259)

حضرت خواجہ محمد بن عمر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے خدا تبارک وتعالیٰ کی قسم میں ان لوگوں میں سے اہل یمین یعنی (جنتیوں) اور اہل شمال یعنی دوزخیوں کو پہچانتا ہوں اور اگر میں ان کا نام بتانا چاہوں تو بتا سکتا ہوں۔ مگر ہم لوگوں کو اس کی اجازت نہیں۔

(جامع کرامات اولیاء صفحہ 214) (خلیفہ اللہ 299)

تفسیر مظہری میں صاحبان فراست کے بارے ہے کہ وہ چیزوں کے ظاہر اور ان کی تاثیر واثر ظاہری کو دیکھ کر ان کے باطن تک پہچان لیتے ۔

(تفسیر مظہری جلد 5 صفحہ 250)

جیسا کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے مرید کے بارے لوح محفوظ پر دیکھا کہ 70 عورتوں سے زنا کرے گا۔ (زبدۃ الآثار حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میری نظر لوح محفوظ پر ہے۔ (کوثر الخیرات صفحہ 333)

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ بندے کے دل کی آنکھ کھول دیتا ہے

[illegible] وہ غیب کی باتیں جان لیتا ہے اور یہ روح بدن کے مرنے سے نہیں مرتی۔

(رسالہ علم لدنی امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ 4)

معلوم ہوا کہ اولیاء کی دنیاوی زندگی اور برزخی زندگی یکساں ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ عزوجل ہے۔

جو اچھا کام کرے مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو ضرور ہم اسے اچھی زندگی جلائیں گے۔ (خزائن العرفان فی تفسیر القرآن پارہ 14 آیات 96)

صاحب تفسیر روح المعانی حضرت شریک کا قول نقل فرماتے ہیں کہ حیات طیبہ وہ برزخ کی حیاتی ہے کہ تحقیق آیا ہے قبر جنت کے باغوں میں ایک باغ ہے۔ (روح المعانی تفسیر الحسنات جلد سوم) عقیدہ اہل سنت و جماعت کے مطابق اولیائے کرام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کا علم اور ان کا دیکھنا' ان کا سننا دنیاوی زندگی سے زیادہ قوی ہوتا ہے۔ (جنتی زیور صفحہ 148)

بزرگوں کے مزارات پر حاضری
اور فاتحہ کا طریقہ

اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت سیدی الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن اس مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔ مزارات شریفہ پر حاضر ہونے میں پاؤں کی طرف سے جائے اور کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ پر مواجہہ میں (روبرو سامنے) کھڑا ہو اور متوسط آواز باادب سلام عرض کرے۔

السلام علیک یاسیدی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پھر درود غوثیہ تین بار' الحمد شریف ایک بار' آیۃ الکرسی ایک بار' سورۃ اخلاص سات بار' پھر درود غوثیہ (اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد معدن الجود والکرم وبارک وسلم) سات بار اور وقت فرصت دے تو سورۃ یٰسین اور سورۃ ملک بھی پڑھ کر اللہ عزوجل سے دعا کرے کہ الٰہی عزوجل اس تلاوت پر مجھے اتنا ثواب دے جو تیرے کرم کے قابل ہو اور اسے میری طرف سے اس بندہ مقبول کو نذر (تحفہ) پہنچا۔ پھر اپنا جو مطلب جائز شرعی ہو اس کیلئے دعا کرے اور صاحب مزار کی روح کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قرار دے' پھر اسی طرح سلام کرکے واپس آئے۔ مزار کو ہاتھ نہ لگائے' نہ بوسہ دے اور طواف بالاتفاق ناجائز ہے اور سجدہ حرام واللہ تعالیٰ اعلم

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ)

فرق مابین عطائے ولایت اور ادعائے ولایت

ولایت عطائی والے اپنے آپ اپنی کرامات کا ذکر نہیں کرتے جبکہ مدعیان ولایت بڑھ چڑھ کر مریدوں کی تعداد بڑھانے کی غرض سے سناتے ہیں۔

ولی اللہ تو اللہ تعالیٰ کی محبت میں اتنے مستغرق ہوجاتے ہیں کہ وہ اپنے وجود کو بھی نہیں سمجھ پاتے۔ ان کی ولایت کا اظہار تو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ بالغہ سے خود فرماتا ہے۔

اس سلسلہ میں سیدی سرکار حضرت مخدوم سمنانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت احمد جام چشتی رضی اللہ عنہ کا واقعہ ''لطائف'' میں قلم بند فرمایا ہے۔ یہ خدا رسیدہ اور پائے کے بزرگ مزدوری پیشہ رکھتے تھے۔ جب وصال کا وقت قریب آیا تو آپ نے وصیت فرمائی کہ یہ میرا توا ہے جس پر میں نے روٹی پکائی آج تک کالک صاف نہیں کی' لہٰذا میرے مرنے کے بعد یہ کالک میرے منہ پر مل دینا۔ الغرض انہوں نے وصیت پوری کرنی چاہی۔

بس اتنے میں بہت زور کی ایک کالی آندھی آئی کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھے اور ہاتف غیبی نے یہ آواز دی۔ خبردار! کسی کا ہاتھ میرے محبوب بندہ کی طرف نہ بڑھے ورنہ پوری کائنات سیاہ کردی جائے گی۔

لوگوں کا کلیجہ کانپا اب انہیں ہوش آیا کہ جسے ہم اپنا ہی جیسا سمجھتے تھے' وہ اتنا خدا رسیدہ تھا۔ (خطبات نظامی صفحہ 199)

محبت عداوت کی ضد ہے اور عداوت نری ہی شقاوت ہے۔

ایک حدیث قدسی ہے کہ ''جس نے میرے ولی سے دشمنی کی میں اس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔'' (بخاری شریف)

اللہ تعالیٰ جل شانہ کی شان کریمی بھی بہت ہے اور اسکی شان جلالی بھی قوی تر ہے۔

ایک حدیث پاک میں سرکار علیہ التحیۃ والثناء پرنور شافع النشور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وذریتہ اجمعین نے فرمایا کہ اے سعد بن عبادہ تو غیرت مند ہے اور تجھ سے بڑھ کر غیرت مند میں ہوں اور مجھ سے بڑھ کر غیرت مند اللہ جل شانہ ہے۔"

اللہ تعالیٰ غیرت مند ہے۔ وہ کب گوارا کرتا ہے کہ کوئی اس کے ولی پر طعن وانگشت نمائی پر جسارت کرے اور وہ گرفت نہ فرمائے۔ سب سے زیادہ گرفت تو یہ ہے کہ اس کا ایمان سلب ہوجائے۔ معاذاللہ جیسا کہ آئندہ صفحات میں ابن سقا کا حال لکھا ہے۔ دوسرے کی بابت لکھا ہے کہ وہ کلمہ شہادت سے (بوقت نزع) متذبذب ہوا۔ بعدازاں شیخ سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو معافی دلائی۔ اولیاء اللہ موجب رحمت ہیں اور وہ ضرور مشکل کشائی فرماتے ہیں۔

سرکار علیہ التحیۃ والثناء ارشاد فرماتے ہیں۔ اپنی حاجات میں حسان الوجوہ (پرنور چہروں) سے استعانت حاصل کرو۔ (الامن والعلی۔ برکات الامداد)

چونکہ جاہل (مجاہدہ والا یا غیر مجاہدہ والا) جو علمی سوجھ بوجھ نہیں رکھتا اور شیطان کا کھلونا بن کر مدعی ولایت ہوتا ہے اور کوئی اہل فہم واہل علم اس کی گوشمالی کا حق ادا کرے تو کہا جاتا ہے' بھائی بچو' وہ ولی اللہ ہے' آپ اس کی گستاخی کر رہے ہو۔ تعجب بالائے تعجب جس پر خود ولی اللہ کی گستاخی کی وجہ سے عتاب ہوا اور دین میں ایک نئی راہ پیدا کر کے اپنی گمراہی پر مہر ثبت کی ہو اس کی تہدید وتنبیہ پر فتویٰ لگتا ہے۔ فیاللعجب

قارئین کرام! دنیا میں اہمیت واضح کرنے کیلئے مختلف کسوٹیاں ہوتی ہیں تو ولایت کے اہل کو پرکھنے کیلئے بھی کسوٹی ہے۔

یادرہے کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ السلام حضور نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم کا ارشاد ہے کہ تم فاجر کے عیب بیان کرنے سے اعراض کرتے ہیں۔ فاجر کے عیوب بیان کروتا کہ لوگ اس سے بچیں۔"

اس سے بڑھ کر فاجر کون؟ جو لوگوں کو گمراہ کر رہا ہو۔ ایسے پیروں ومشائخ سے بچو جو

ادعائے ولایت کر رہا ہو۔ حالانکہ بخاری شریف کی حدیث سے ثابت ہے کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ کسی کو ولی بناتا ہے تو زمین والوں میں بھی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ مستفاد ہوا کہ ادعائے ولایت ہی کچھ نہیں جبکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقبولیت نہ رکھی گئی ہے۔

اس طرح آئندہ صفحات میں ملاحظہ کیجئے۔

ایک گھر سے دوسرے گھر تک

امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک حدیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نقل فرماتے ہیں "بے شک اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر انتقال فرماتے ہیں۔ (تفسیر کبیر صفحہ 98 جلد دوم مصر)

حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمان آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نقل کرتے ہیں۔ "مومنین مرتے نہیں بلکہ دارفنا سے دار بقا میں چلے جاتے ہیں۔

(سرالاسرار صفحہ 104)

قبروں میں نماز

دوسری جگہ حدیث شریف میں ہے کہ "انبیاء و اولیاء علیہم السلام ورحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین اپنی قبروں میں ایسے ہی نمازیں پڑھتے ہیں جیسے اپنے گھروں میں۔

(سرالاسرار صفحہ 104)

جیسے کہ امام ابونعیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حلیہ میں بہ سند خود حضرت جبیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے اس اللہ عزوجل کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ میں نے حضرت ثابت نبھانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کی قبر میں اتارا اور حضرت طویل (رحمۃ اللہ علیہ) بھی میرے ہمراہ تھے۔ جب ہم دونوں نے لحد کے آگے اینٹیں رکھنا شروع کیں تو ایک اینٹ نیچے گر گئی' ہم نے دیکھا تو وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

اور وہ اپنی زندگی میں یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ عزوجل! اگر تو اپنی مخلوق میں

سے کسی کو قبر میں نماز پڑھنے کی توفیق دیتا ہے تو یہ مجھے بھی دینا' سو اللہ تبارک تعالیٰ کو ان کی دعا کا لوٹانا منظور نہ تھا۔ (بشریٰ الکیب صفحہ 41)

گو انبیاء و اولیاء علیہم السلام ورحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین برزخی زندگی میں شریعت کے مکلف نہیں۔ پھر بھی نمازیں پڑھتے ہیں اس لیے انہیں اس سے قرب خداوندی کا خاص لطف حاصل ہوتا ہے۔

ایک اور آیت کریمہ میں ارشاد ہوا

''ترجمہ: اور جو اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں' روزی پاتے ہیں' خوشیاں مناتے ہیں' اس پر جو اللہ نے اپنا فضل عطا فرمایا (پارہ 4)

اکابر اولیاء بھی شہداء کے حکم میں ہیں۔ شہید کو تلوار گناہ سے پاک کرتی ہے اور اولیا خود گناہ سے محفوظ ہوتے ہیں۔ نفس سے جہاد اکبر فرماتے ہیں اور ان کے ارواح اجسام کی طرح زمین و آسمان و بہشت میں جہاں چاہیں جاتے ہیں۔ اپنے دوستوں کی مدد کرتے ہیں اور دشمنوں کو ہلاک فرماتے ہیں۔ (تفسیر مظہری زیر آیت مذکورہ بالا)

مولانا علی قاری مرقات شریف میں فرماتے ہیں کہ اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہوتے ہیں۔ ان کیلئے دونوں حال میں کوئی فرق نہیں۔

(مرقات شرح مشکوٰۃ جلد اول صفحہ 407 ملخصا)

حضرت سائیں عبدالرزاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ظاہری فانی دنیا سے باطنی باقی دنیا میں پردہ کر جاتے ہیں اور بعد وصال پہلے سے بھی زیادہ فیض دیتے ہیں۔ (دار العمل دار الخبر صفحہ 114)

الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون کی مختصر مختصر تفسیر وتشریح اس طرح ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یعنی خدا کے بندوں میں کچھ ایسے لوگ

بھی ہیں جو نہ انبیاء ہیں' نہ شہداء مگر قیامت کے دن خدا کے دربار میں ان کے مراتب و درجات پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں خبر دیجئے وہ کون لوگ ہیں؟

ارشاد فرمایا کہ یہ وہ قوم ہیں کہ خدا کی قسم ان کے چہرے نور کے ہوں گے اور وہ نور کے اوپر ہوں گے۔ جب سب لوگ ڈر رہے ہوں گے' اس وقت وہ بے خوف ہوں گے اور جب سب لوگ غمگین ہوں گے' اس وقت وہ بے غم ہوں گے۔ اس کے بعد آپ علیہ الصلوٰۃ السلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی ''سن لو اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے' نہ وہ غمگین ہوں گے۔'' (مشکوٰۃ صفحہ 426)

جو تیرے ہیں ان کو موت کہاں؟

حضرت ایشاں علیہ الرحمۃ الرحمٰن کا جسم اقدس تختہ غسل پر لٹایا تو اتفاقاً تہبند کی گانٹھ ڈھیلی ہوئی ...... غسال کو معلوم نہ تھا آپ نے دونوں ہاتھ ملا کر تہبند کے پیچ کو مضبوطی سے پکڑ لیا ...... تمام حاضرین بول اٹھے کہ واقعی اولیاء اللہ نہیں مرتے' وہ ہمیشہ زندہ ہوتے ہیں۔ شاہجہاں بادشاہ (لاہور) میراں سید جلال الدین (حضرت ایشاں) کی تجہیز وتکفین کے وقت حاضر تھا۔ نعش کو لحد میں لٹایا اور روئے مبارک سے کفن زیارت کیلئے ہٹایا تو ہونٹ ہل رہے ہیں' گویا کچھ پڑھ رہے ہیں۔

(حضرت ایشاں علیہ الرحمۃ اور ان کا قرب و جوار صفحہ 15' احمد بدر اخلاق۔ لاہور)

کون کہتا ہے کہ اللہ ولی مر گئے　　قید سے چھوٹے وہ اپنے گھر گئے

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بھی بے خوف ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے پروردگار سے ڈرتا ہے' اس سے ہر چیز ڈرتی ہے اور جو خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتا' اس کو سب چیزیں ڈراتی ہیں۔''

(کیمیائے سعادت صفحہ 696)

روز قیامت امن میں کون؟

حضرت یحیٰی بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے پوچھا کہ کل قیامت کے روز کون شخص زیادہ امن میں ہوگا؟ فرمایا جو اپنے رب عزوجل سے زیادہ ڈرتا ہے۔ کیمیائے سعادت صفحہ 696)

معلوم ہوا کہ وہ اللہ تبارک تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ اس لیے ان کو دنیا جہاں کی کوئی چیز خوفزدہ نہیں کرسکتی نہ غم وحزن میں مبتلا ہوتے ہیں کیونکہ وہ صابر اور شاکر ہوتے ہیں۔

داتا حضور فرماتے ہیں کہ وہ لوگ دنیاوی مال سے بے نیاز ہوکر صرف ذات خداوندی سے محبت کرتے ہیں۔ جب دوسرے لوگ ڈرتے ہیں تو وہ نہیں ڈرتے اور جب دوسرے غمزدہ ہوتے ہیں تو وہ نہیں ہوتے۔ جب ایسے لوگ دنیا میں نہیں رہیں گے تو قیامت آجائے گی۔ (بزم صوفیہ صفحہ 22)

اور یہی لوگ صاحب نظر اور صاحب کشف وکرامات ہوتے ہیں۔

یادرکھئے۔ معجزہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں اور رسولوں کا ہوتا ہے جبکہ ولی اللہ کی کرامت ہوتی ہے۔

کرامت اولیاء برحق ہیں۔ ان کا منکر گمراہ ہے۔

(عقیدہ اہل سنت بہار شریعت صفحہ 61)

ولی کی کرامت کیا؟

حضور سیدنا امام محمد ابن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ولی کی کرامت یہ ہے کہ خلافِ شرع کام نہ کرے۔ (مجربات امام غزالی صفحہ 70)

آجکل جاہل پیر بے عمل' بے دین' ناپاک بھنگ' چرس' افیون کے عادی لوگوں کا خیال یہ ہوتا ہے کہ یہ صاحب کرامات ہیں۔ اس نے فلاں واقعہ کا قبل از وقت اظہار کیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ اس کے بارے حدیث نبوی ملتی ہے کہ "شیطان فرشتوں سے اچک

لیتا ہے اور اپنے دوست کاہن کے کان میں اس طرح ڈال دیتا ہے جیسے ایک مرغی دوسری مرغی کے کان میں آواز پہنچاتی ہے۔ پھر وہ کاہن اس کلمہ حق میں سو سے زیادہ جھوٹی باتیں ملادیتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

جو اس طریقہ سے ہٹ گیا وہ ولی نہیں۔ اس کی کرامت نہیں بلکہ اس کی معونت و استدراج ہے۔ عوام کالانعام' یعنی عوام تو چوپایوں کی مانند ہے۔ یہ سادہ لوح یہی خیال کرتے ہیں کہ پیر صاحب پہنچے ہوئے ہیں۔ تو اس بارے حضرت قبلہ ابوالقاسم قشیری فرماتے ہیں' ہاں وہ پہنچا ہوا ہے۔ (صفات مذکورہ والا) مگر کہاں جہنم تک (رسالہ قشریہ)

کسی مسلمان سے ایسی باتوں کا ظہور ہو تو معونت جبکہ کافر' فاسق سے صدور ہو تو اسے استدراج کہتے ہیں۔ (ملحضاً ومفہوماً)

چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی شخص کو ہوا میں اڑتے دیکھو اسے پانی پر چلتے دیکھو اور وہ میری سنت کے خلاف عمل کرتا ہو تو اس کے سر میں جوتے مارو" (ماخوذ از فتاوی رضویہ)

یعنی کہ سنت (اسوۃ حسنہ) یہ ہے کہ آپ کا طریقہ مبارکہ نماز فرض ہے۔ ڈاڑھی شریف سنت موکدہ ہے اور اس طرح حرام کاموں سے بچنا واجب تر ہے۔

اوپر کی سطور میں آپ نے ملاحظہ کیا اور "ولی اللہ" کا اطلاق پر نہایت ہی دلچسپ مقالہ پڑھا۔ آئندہ باب میں چند واقعات سپرد قلم کیے ہیں کہ ولی اللہ کی گستاخی پر اللہ تعالیٰ بندۂ مجرم سے اعلان جنگ کرتا ہے۔ پھر اس کا انجام کیا ہوتا ہے۔ کرامت جو کہ باذنہ تعالیٰ ان سے صادر ہوئیں۔ گو یہ بھی سزا رب کریم کی طرف سے ہوئی کیونکہ وہ مظہر صفات باری تعالیٰ ہے۔

اعلان جنگ

حضرت قبلہ امام علامہ یوسف بن نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے گستاخ شخص نے ان کے رد میں ایک کتابچہ لکھ کر میرے حوالے

کیا' میں نے اس کو دھتکار دیا اور اس کے قول کی طرف دھیان و التفات بھی نہ کیا' وہ مجھ سے جدا ہوا اور اپنے مکان کی سیڑھی سے گر پڑا اور وہ مکان کافی بلند تھا۔ لہٰذا اس کی کمر ٹوٹ گئی اور اس کے پچھے والا مہرہ اپنی جگہ سے نکل گیا تو وہ اب تک اس طرح ٹوٹی ہوئی ہے اور اپنے بدن پر ہی بول و براز کرتا۔ (شواہد الحق صفحہ 583)

نہ اٹھ سکے گا قیامت تک خدا کی قسم
جس کو اللہ کے ولی نے نظر سے گرا کے چھوڑ دیا

قبر کی سزا

حضرت امام اعمش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ ایک شخص نے حضرت سیدنا امام باقر رضی اللہ عنہ کے مزار شریف پر پاخانہ کر دیا تو وہ آخری دم تک بھونکتا رہا۔ بھونکتا مر گیا حتیٰ کہ اس کی قبر سے بھی بھونکنے اور چیخنے کی آوازیں آتی رہتی تھیں۔ (شرح الصدور صفحہ 72)

ولی کی دعا

سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام کو ایک شخص نے قتل کر دیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے دعا فرمائی' اے پیارے اللہ تبارک تعالیٰ تو اپنے کتوں میں سے ایک کتا اس پر مسلط کر دے' دعا فوراً قبول ہوئی اور اس قاتل کو شیر نے پھاڑ دیا۔
(ماہنامہ سلطان المشائخ جمادی الثانی و رجب 1404ھ صفحہ 21)

غیرتِ خداوندی

ہمارے مقتدیٰ' مجتہد کامل' عالم عامل' حضرت شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ اپنی تصنیف "روح القدس فی مناصحۃ النفس" میں حضرت ابو عبداللہ ابن تریکن یابری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اشبیلی کے تعارف میں فرماتے ہیں

وہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء میں سے تھے۔ انہوں نے ایک رات امام ابو حامد غزالی کے رد میں ابوالقاسم ابن حمدین کی تالیف کا مطالعہ کیا تو نابینا ہو گئے۔ اسی وقت بارگاہِ الٰہی میں

سجدہ کیا اور عجز و نیاز پیش کر کے قسم کھائی کہ آئندہ اس کتاب کو نہیں پڑھوں گا اور اسے اپنے آپ سے دور کر دوں گا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بینائی لوٹا دی۔
(کشف النور عن اصحاب القبور صفحہ 10)

یہ امام ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ان کی کرامت تھی جو اس بزرگ کے ہاتھ پر ظاہر ہوئی۔

ولی اللہ کی گستاخی پر ایمان سلب

ابن سقا ایک غوث کی بے ادبی کی وجہ سے خوب رسوا ہوا۔ واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ ابن سقا...... غوث صاحب نے فرمایا کہ تیرے جسم میں کفر کی آگ کے شعلے نکل رہے ہیں ...... ایک دن وہ بادشاہ کی بیٹی پر عاشق ہو گیا اور نکاح کی درخواست کی۔ اس بادشاہ (جو کہ نصرانی تھا) نے اسے عیسائی ہونے کی شرط لگائی۔ ابن سقا نے اسلام چھوڑ کر عیسائیت قبول کر لی۔ نکاح ہو گیا۔ نکاح کے ساتھ ہی اس کے جسم میں کوڑھ کی بیماری پھیل گئی۔ بادشاہ نے اس کو اٹھوا کر شہر کے باہر پھینک دیا۔ جو آدمی اس کے پاس سے گزرتا تھا' اس پر لعنت بھیجتا۔ یہ وہی بدبخت ہے جس نے ایک ولی اللہ کی بے ادبی کی۔
(تفصیل مزید کیلئے ملاحظہ فرمائیے علوم العارفین از صوفی خادم حسین صفحہ 20)

گستاخِ اولیاء وقتِ مرگ کلمہ سے محروم' ولی اللہ کی توجہ پر معافی

سنجار میں ایک شخص اولیائے کرام پر بلاوجہ طعن و تشنیع کیا کرتا تھا۔ جب وہ بیمار ہو کر قریب المرگ ہوا' مگر کلمہ شہادت نہیں پڑھ سکتا تھا۔ بارہا لوگوں نے تلقین کی مگر بے سود۔ لوگ پریشان ہوئے اور دوڑ کر حضرت شیخ سوید سنجاری کے پاس حاضر ہوئے۔ تشریف لا کر اس کے پاس بیٹھے اور مراقبہ کیا۔ پھر جب آپ نے سر مبارک اٹھایا تو اس شخص نے کلمہ شہادت پڑھا اور کئی بار پڑھا۔

معافی ہونے کے بعد اس سے پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا کہ میں جب کلمہ

شہادت پڑھنا چاہتا تھا تو ایک سیاہ چیز میری زبان پکڑ لیتی اور کہتی میں تیری بدزبانی ہوں اور پھر ایک چمکتا ہوا نور آیا اور اس نے اس بلا کو دفع کر دیا اور اس نے کہا ''میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہوں۔ (ملخصاً قلائد الجواہر صفحہ 255)

بے ادبی کی جرأت پر خنزیر کا چہرہ ہو گیا

منصور بن سلطان شعبان کی تاریخ میں لکھا ہے کہ 782ھ میں نائب حلب کا ایک قاصد مصر میں ایک خط لے کر آیا جس میں لکھا تھا کہ ایک امام نے دمشق کی جامع مسجد میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔ پس ایک شخص آیا اور امام سے نماز کے دوران بطور مذاق کھیلنے لگا۔ لیکن امام نے نماز نہ توڑی یہاں تک کہ سلام پھیر کر فارغ ہوا۔ دیکھا کہ مذاق کرنے والے کا چہرہ خنزیر کی طرح بدل گیا۔ پھر وہ بھاگ کر پاس ہی جنگل میں جا گھسا۔ لوگوں کو اس پر تعجب ہوا اور انہوں نے اس کی روداد لکھی۔

حضرت علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ اس کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ بھی اللہ تبارک تعالیٰ کی غیرت وسزا ہے جو ہر اس آدمی پر نازل ہوتی ہے جو اس کے ولی کی بے ادبی کرے۔ (سعادت الدارین جلد اول صفحہ 426)

گستاخ کی بینائی سلب

لاہور میں ایک بادشاہ جس میں لیاقت ہی نہ تھی' تخت نشین ہوا تو میاں جیو علیہ الرحمۃ سے بار بار اپنے پاس آنے کا اصرار کرتا...... بالآخر ان کی دستار مبارک منگوائی' آپ نے ناراضگی سے دستار زمین پر پٹخ دی اور فرمایا لے جا' ایک مہینہ کے اندر اندر اس ناخلف کو اندھا کر کے مار ڈالا گیا۔ یہ اس کو میاں جیو علیہ الرحمۃ کی گستاخی پر سزا ملی۔

(سکینۃ الاولیاء صفحہ 89)

روز قیامت خنزیر کی صورت

ایک شخص بزرگان دین کو دیکھ کر بغض وحسد کی وجہ سے منہ پھیر لیتا تھا۔ جب وہ

مر گیا تو اس کا منہ قبلہ سے پھر کر دوسری طرف ہو گیا۔ جتنی بار بھی اس کا منہ قبلہ کو کرتے اس کا منہ پھر کر دوسری جانب ہو جاتا۔ لوگ حیران ہوئے۔ ہاتف سے آواز آئی ''اے مسلمانو! کیوں تکلیف اٹھاتے ہو اس کا منہ قبلہ کی طرف نہیں رہ سکتا کیونکہ یہ دنیا میں میرے دوستوں سے منہ پھیرا کرتا تھا اور یہ ایسے شخص سے میری رحمت منہ پھیر لیتی ہے۔ اور یہ راندہ درگاہ ہو گیا اور قیامت کے دن خنزیر کی صورت میں اٹھایا جائے گا۔

(دلیل العارفین صفحہ 148)

اولیاء سے بغض رکھنے والا بے ایمان مرتا ہے

اسی لیے حضرت خواجہ شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے جو شخص اپنے دل میں ولی کے متعلق بغض رکھے وہ بے ایمان مرتا ہے۔ (ادب کی اہمیت صفحہ 41)

رحمت خداوندی سے دور

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب اللہ تبارک تعالیٰ اپنے کسی بندے سے منہ موڑ لیتا ہے' اس وقت اس کی زبان اولیاء اللہ کے طعن کے لیے دراز ہو جاتی ہے۔ (نفحات الانس صفحہ 338)

بے ادبانہ جرأت پر

شیخ یوسف بن ایوب ہمدانی ایک دن لوگوں کو وعظ سناتے تھے۔ آپ سے دو فقیہوں نے کہا کہ تم چپ رہو کیونکہ تم بدعتی ہو۔ تب آپ نے ان سے کہا تم چپ رہو اور زندہ مر جاؤ۔ وہ اسی جگہ مردہ ہو کر گر پڑے۔ (حوالہ مذکور صفحہ 424)

حکم عدو ولی پر سزا: موت

ایک بزرگ کو شیخ احمد نے کہا کہ میرے سامنے شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے مناقب وصفات بیان کر۔ میں نے بیان کیے۔ اثنائے گفتگو ایک شخص آیا اور کہنے لگا اس کو چھوڑ ہمارے پاس اس مناقب کے علاوہ اور مناقب بیان کر اور اشارہ شیخ احمد کی طرف

کیا۔ تب شیخ احمد نے اس کی طرف غصہ سے دیکھا' وہ شخص ان کے سامنے سے مردہ ہوکر اٹھایا گیا۔ (بہجۃ الاسرار صفحہ 700)

یاد رکھئے! انبیائے کرام علیہ السلام کے معجزات ہوتے ہیں جس سے عقل انسانی عاجز ہوتی ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیائے کرام علیہ الرحمۃ الرحمن سے کرامات کا صدور ہوتا ہے۔ لیکن اس جگہ صرف اولیائے کرام کی کرامات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

کراماتِ اولیاء کے بارے حضرت علامہ تاج الدین سبکی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ میرے خیال میں اولیائے کرام سے جتنی قسموں کی کرامتیں صادر ہوئی ہیں' ان قسموں کی تعداد 100 سے زائد ہے۔ (طبقات الکبریٰ)

علامہ موصوف نے قدرے تفصیل کے ساتھ کرامت کی پچیس قسموں کا بیان کیا ہے۔ (مقدمہ جامع کراماتِ اولیاء صفحہ 180)

اولیائے کرام علیہ الرحمۃ سے دنیاوی زندگی اور برزخی زندگی سے کرامت کا صدور ہوتا ہے اور وہ بعطاء تعالیٰ صاحب تصرف ہیں۔

ان کے تصرف کا انکار کرنا معتزلہ کا طریقہ ہے اور تصرف ولی اللہ کے انکار پر خدائی گرفت لازمی امر ہے۔

آئندہ واقعہ اسی قبیل سے ہے۔ اسی واقعہ میں ''اولیاء موجب رحمت'' نظریہ پر دلالت ہے۔

وہ بزرگ بمطابق مقولہ ''صبح کا بھولا شام کو گھر آجائے تو اسے بھولا نہیں کہتے۔'' معاف فرما دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ولیوں سے محبت کرنے اور عطائی اختیارات تصرفات پر ایمان رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور منکرین کی کج روی سے محفوظ فرمائے۔ آمین

منکر تصرف کا انجام: ندامت پر انعام

شیخ عارف صالح ابوالمجد سعداللہ بن سعدان واسطی رحمۃ اللہ کہتے تھے کہ میں شیخ

نیک بخت ابواسحاق ابراہیم اغرب کی مجلس میں حاضر تھا۔ وہ اپنے مریدوں میں کلام کررہے تھے۔ پھرانہوں نے فرمایا کہ مجھ کو میرے پروردگار نے تمام حاضرین کے بارہ میں تصرف دیا ہے۔ پس کوئی شخص میرے سامنے کھڑا ہو یا بیٹھے یا حرکت کرے تو میں اس میں متصرف ہوتا ہوں۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ لیجئے میں جب چاہوں بیٹھ جاؤں گا۔ آپ نے اپنا کلام قطع کیا اور متوجہ ہوکر فرمایا اے سعداللہ! اگر طاقت ہے تو کھڑا ہو' میں اٹھنے لگا لیکن مجھ میں طاقت نہ تھی۔ لوگوں نے اپنی گردنوں پر سوار کرکے گھر کی طرف پہنچایا۔ میرا ایک پہلو مارا گیا' یہ حال مہینہ بھر رہا اور سمجھ گیا کہ یہ شیخ پر اعتراض کرنے کی سزا ہے۔ پھر میں نے توبہ کی' اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا۔ گھر والے اٹھاکر شیخ صاحب کی خدمت میں لائے۔ میں نے ندامت کا اظہار کیا اور اقرار کیا' اپنی تیرہ بختی کا۔ شیخ اٹھے اور میرے ہاتھ پکڑا اور چلنے میں بھی ساتھ چل پڑا' تکلیف بالکل جاتی رہی۔

(بہجۃ الاسرار صفحہ 642)

اوپر کی سطور میں ہم اپنے موضوع پر کافی شرح وبسط کرچکے ہیں کہ ''ولی اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل ہوتے ہیں۔''

اور آیۃ کریمہ **ولا تحسبن الذین** ..... کی تفسیر سے بھی ثابت ہوا اور مولانا علی قاری کی عبارت سے مترشح ہوا کہ ان کیلئے دونوں حال میں کوئی فرق نہیں۔''

آمدم برسر مطلب! آئندہ صفحات میں ولی اللہ کے دوسرے گھر کے تصرفات و کرامت کا صدور پر چند واقعات سپرد قلم کیے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

دو تین واقعات سے واضح ہورہا ہے کہ وہ بعد وصال ظاہری کے شریعت کا پاس لحاظ بھی رکھتے ہیں۔

مردوں سے ہم کلامی

یہ بھی کرامت کی قسم سے ہے۔ شیخ ابوسعید خاز اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہما

آنکھ کھولی ہر محبّ زندہ

حضرت خواجہ ابو یعقوب سوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے مرید نے مجھ سے کہا اے استاد میں کل ظہر کے وقت مر جاؤں گا یہ دینار لے لیں۔ آدھے سے قبر کھدوائیں اور آدھے سے کفن پہنائیں' چنانچہ جب دوسرا دن ہوا' اس نے آ کر خانہ کعبہ کا طواف کیا اور پھر دور ہٹ کر مر گیا۔ میں نے اسے غسل دیا اور کفن پہنایا اور لحد میں رکھ دیا تو اس نے آنکھیں کھولیں۔ میں نے کہا کیا موت کے بعد زندگی؟ اس نے جواب دیا ''میں زندہ ہوں اور اللہ تبارک تعالیٰ کا ہر محبّ زندہ ہے۔ (حیات الموات فی بیان سماع الاموات صفحہ 90)

اٹھ کر شعر سنایا

شیخ نورالدین ابوالفتح ملتانی نے حضرت امیر خسرو کے جنازے پر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا چاہی تو آپ نے اٹھ کر ایک نصیحت آمیز شعر سنایا۔ (دلی کے بائیس خواجہ صفحہ 165)

عمر بھر کو ہے شرار دنیا   کتنی بے اعتبار دنیا
زندگی نام رکھ دیا کس نے   موت کا انتظار دنیا

امداد کا وعدہ کیا

شیخ ابوعلی رودباری فرماتے ہیں کہ میں نے ایک فقیر کو قبر میں اتارا' جب کفن کھولا اور ان کا سر مبارک خاک پر رکھا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ ان کی غربت پر رحم کرے۔ فقیر نے اپنی دونوں آنکھیں کھول دیں اور مجھ سے فرمایا' اے ابوعلی تم مجھے اس کے سامنے ذلیل کرتے ہو جو میرے ناز اٹھاتا ہے۔ میں نے عرض کیا اے آقا علیہ الرحمۃ! کیا موت کے بعد زندگی؟ فرمایا ہاں۔ میں زندہ ہوں اور خدا کا ہر پیارا زندہ ہے۔ بے شک وہ وجاہت اور عزت جو مجھے روز قیامت ملے گی' اس میں سے تیری مدد کروں گا۔

(شرح الصدور صفحہ 198)

وغیرہ بہت سے اولیائے کرام سے بارہا اور بکثرت منقول ہے۔ (کرامات صحابہ صفحہ 29)

ہم کلام

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں میرے والد حضرت شیخ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کی زیارت کو گئے تو شیخ قطب الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قبر سے ان کے ساتھ کلام فرمایا اور اس بیٹا (یعنی شاہ ولی اللہ) پیدا ہوئے کی بشارت دی اور اپنے نام پر قطب الدین نام رکھنے کا حکم فرمایا۔ پھر جب میری پیدائش ہوئی تو والد صاحب نے بھول کر ولی اللہ نام رکھ دیا۔ مگر جب یاد آیا تو قطب الدین نام رکھا۔ (مسلک شاہ ولی اللہ۔صفحہ 6' تفہیمات الٰہیہ۔صفحہ 185)

پانچ منٹ تک

حضرت قبلہ شیخ الحدیث محدث اعظم پاکستان مولانا علامہ الحاج ابوالفضل محمد سردار احمد چشتی قادری رضوی نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال شریف کے بعد آپ کے جسم مبارک کو کراچی سے فیصل آباد تابوت میں رکھتے وقت آپ کی آنکھیں بند تھیں لیکن جس وقت فیصل آباد میں تابوت کھولا گیا اس وقت بھی آپ کی آنکھیں بند تھیں۔ لیکن جس وقت چارپائی پر جسم اطہر رکھا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک آنکھ کھلی تھی اور تقریباً پانچ منٹ تک کھلی رہنے کے بعد دوبارہ بند ہوگئی۔

(نائب اعلیٰ حضرت مفتی ابوحماد احمد میاں برکاتی۔ حیدر آباد)

اے یار! بے وقت سونا

حضرت شاہ بلاول قادری علیہ الرحمۃ الرحمٰن سات برس کے تھے۔ ان کا ہم عصر دوست فوت ہوگیا۔ آپ کو بہت دکھ ہوا۔ آپ اس کے سرہانے چلے گئے اور فرمایا اے یار! بے وقت سونا اچھا نہیں آؤ' چل کر کھیلیں۔ لڑکے نے اسی وقت آنکھیں کھول دیں اور اٹھ کر ساتھ چلا گیا۔ (حضرت ایشاں اور ان کا قرب وجوار صفحہ 41)

تختہ جنازہ سے میت کا تصرف

مرزا نامی ایک شخص حضرت سلطان ہاتھیوان علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ حضرت فقیر صاحب کا میت بھی کچھ کرسکتا ہے۔ فرمایا ہاں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اولیاء اللہ نہیں مرتے' ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ لیکن نقل مکانی کرتے ہیں۔ جیسا ایک خانہ سے اٹھ کر دوسرے میں چلے جائیں تو اس بات کے بعد عنقریب فقیر صاحب موصوف کی وفات ہوئی۔ رات کو سب لوگ آپ کی نعش مبارک کے پاس بیٹھے تھے' وہ مرزا بھی آپ کے پاؤں کی طرف بیٹھا تھا' اسی وقت اس کو اونگھ آئی تو اس کو ایک لات لگی کہ وہ الٹا ہوکر نیچے گر پڑا' پھر وہ اُٹھا اور قدم بوس ہوا' کہنے لگا کہ حضرت مجھ کو آپ نے وہ بات دکھلادی ہے' پھر اس نے سب لوگوں سے وہ تمام گزشتہ ذکر بھی کیا اور اس لات لگنے کا بھی حال سنادیا۔

رسالہ مرات الفقر ملفوظات حضرت پیر قطب علی شاہ سندیلیانوالی پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ (مجلس ہفتم صفحہ 46 مطبوعہ لاہور)

آپ کا اسم گرامی سید امان اللہ بن سید کمال الدین ہے۔ آپ کا مزار پرانوار جھنگ شہر میں ہے۔ مرجع خلائق ہے۔ آپ کے مزار پر چڑیوں کا جھوٹا پانی تو تلا پن کیلئے بچوں کو پلایا جاتا ہے۔ آپ نے دو سو سال عمر پائی اور ہاتھی کی سواری فرماتے۔ اس لیے ہاتھیوان کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ صاحب کشف و کرامات بزرگ تھے اور سیدنا زید شہید بن حضرت امام سیدنا زین العابدین بن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم کے شجرہ سے ہیں۔ علیہم الرحمۃ الرحمٰن۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

تختہ غسل اور مسکراہٹ

حضرت ربیع بن فراش اور ولی بن فراش' یہ دونوں بھائی نامور تابعی محدث ہیں۔ ان دونوں نے یہ قسم کھائی کہ ہم اس وقت تک نہیں ہنسیں گے جب تک ہمیں یہ معلوم نہ ہوجائے کہ ہم جنتی ہیں' چنانچہ یہ دونوں بھائی زندگی بھر کبھی نہیں ہنسے۔ مگر جب ان دونوں کا انتقال ہوگیا تو ان کے غسل دینے والے کا بیان ہے کہ جب تک ہم لوگ دونوں غسل دیتے رہے وہ برابر مسکراتے رہے۔ جس کو سب لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

(علماء سلف کی عبادتیں صفحہ 9)

مچلا ہے کہ رحمت نے اُمید بندھائی ہے
کیا بات تیری مجرم کیا بات بنائی ہے

زندہ یا مردہ؟

ابن عساکر نے حضرت ابوعبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے والد کا انتقال ہوگیا تو ہم نے ان کو تختے پر رکھا اور ان کا چہرہ کھولا تو وہ مسکرا رہے تھے تو لوگ شک میں پڑ گئے کہ کہیں زندہ تو نہیں۔ لوگوں نے طبیب کو بلایا اور ہم نے ان کا چہرہ ڈھک دیا۔ جب طبیب آیا تو اس نے نبض دیکھی تو کہا کہ انتقال ہوچکا ہے۔ پھر ہم نے چہرہ دیکھا تو وہ ہنس رہے تھے۔ طبیب نے کہا کہ میں حیران ہوں کہ ان کو زندہ کہوں یا مردہ؟ (شرح الصدور صفحہ 209)

جب تیری یاد میں دنیا سے گیا ہے کوئی
جان لینے کو دلہن بن کے قضا آئی ہے

معمول کے مطابق تبسم

حضرت علامہ بدرالدین سرہندی خلیفہ مجدد صاحب ان کے بارے فرماتے ہیں کہ

...... جب غسل کیلئے کپڑے اتارے گئے اور تختہ غسل پر لٹایا گیا تو میں نے دیکھا کہ آپ تختہ غسل پر تبسم فرما رہے ہیں، جیسا کہ ظاہری حیات میں آپ کا معمول تھا۔

(کرامات مجدد الف ثانی صفحہ 69)

مسکراہٹ پھیل گئی

کراچی کا ایک نوجوان عبدالغفار قادری (رحمۃ اللہ علیہ) ماڈرن ماحول چھوڑ کر سنتوں بھری تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوگیا اور گلوکار سے نعت خوان بننے والے مرحوم کا واقعہ بھی قابل رشک ہے۔

بیچ دے خود کو نبی کے نام پر
ایسے سودے میں خسارہ کچھ نہیں

''جب دوران غسل مرحوم کو بٹھایا گیا تو چہرے پر اس طرح مسکراہٹ پھیل گئی جس طرح وہ اپنی زندگی میں مسکرایا کرتے تھے۔ان سب (حاضرین) نے یہ منظر دیکھا۔''

(فیضان سنت صفحہ 199)

(گزشتہ سے پیوستہ)...... ہم مل کر نعت شریف پڑھ رہے تھے۔بعض دیکھنے والوں نے یہ دیکھا کہ مرحوم کے ہونٹ بھی جنبش کر رہے تھے۔گویا نعت شریف پڑھ رہے ہیں۔

(حوالہ مذکور)

میں وہ سنی ہوں جمیلؔ قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

انگلی ہلتی رہی، گویا تسبیح گن رہے ہیں

حضرت خالد بن معدان محدث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روزانہ تسبیح کے دانوں پر گن کر چالیس ہزار مرتبہ سبحان اللہ پڑھا کرتے تھے۔ان کو جب تختہ غسل پر لٹایا گیا تو برابر ان کی وہ انگلی ہلتی رہی، جس سے وہ تسبیح کے دانوں کو پھیرا کرتے تھے۔

(شرح الصدور صفحہ 91)

انگلیوں کا حلقہ

حضرت خواجہ بدرالدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت قبلہ مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غسل کا وقت آئے تو میں نے پانی دیا تھا اور حضرت مجدد کے بھتیجے شیخ بہاء الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ غسل دے رہے تھے۔ شیخ بدرالدین کا بیان ہے جب غسال نے بدن انور کو تختہ پر لٹایا اور کپڑے اتارے تو حاضرین نے ملاحظہ کیا کہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نماز کی طرح نیت باندھے ہوئے ہیں۔ حالانکہ وصال کے وقت مخدوم زادگان نے ہاتھ سیدھے کردیے تھے۔ جب ہاتھوں کو کھول کر بائیں کروٹ پر لٹایا اور داہنی طرف غسل دیا اور پھر داہنی کروٹ پر لٹا کر بائیں طرف غسل دے کر سیدھا لٹایا تو پھر حاضرین نے دیکھا کہ ہاتھوں کو حرکت ہوئی اور وہ خود بخود نیت کی حالت میں آگئے۔ ہاتھ لگا کر دیکھا گیا تو گرفت مضبوط تھی، حالانکہ آپ کے دست مبارک پھول کی پنکھڑی کی طرح ملائم تھے۔ جب ہاتھ علیحدہ کیے گئے تو پھر حاضرین نے دیکھا کہ اسی طرح ہوگئے۔ دو تین مرتبہ ایسا ہوا آخر خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، جب حضرت مجدد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہی مرضی ہے تو رہنے دو۔ (روضۃ القیومیہ۔صفحہ 48)

روح کیوں نہ ہو مضطرب موت کے انتظار میں
سنتا ہوں مجھ کو دیکھنے آئیں گے وہ مزار میں

یہ شان ہے ان کے غلاموں کی

حضرت پیر سید محمد اسماعیل شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المعروف حضرت کرمانوالے کا ایک غلام صوفی بابا برکت علی دن رات سجدہ میں رہ کر اللہ کا ذکر کرتا رہتا تھا۔ جب اس کا آخری وقت آیا تو اس رات ہمارے چند پیر بھائی اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو اس نے تہجد کے وقت اٹھ کر پہلے وضو کیا اور پھر چارپائی پر لیٹ کر ہاتھ زیرناف باندھے لیے۔ جب صبح غسل دینے لگے تو اس کے بازو دھونے کیلئے حرکت کرتے رہے۔

جب ہاتھوں کو اٹھاتے تو خود بخود جسم پر آ کر لگ جاتے۔ جب غسل دینے کے بعد نعش کو اٹھا کر چارپائی پر رکھا اور کفن دینے کیلئے بازوؤں کو سیدھا کرنا چاہا تو انہوں نے بالکل حرکت نہ کی۔ بالکل ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا کہ کسی نے رسی سے اسے باندھ دیا ہے۔ پھر اسی حالت میں کفن پہنایا گیا تو بابا برکت علی مرحوم کے انتقال کیوقت بالکل وہی حالت ہوئی جیسے کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی انتقال کے وقت ہوئی تھی۔

(ماہنامہ ضیائے مدینہ حضرت کرمانوالہ شریف اوکاڑہ۔صفحہ 40)

قبر میں از خود ناف پر ہاتھ باندھے

آٹھ ماہ بعد شہید دعوت اسلامی حاجی احمد رضا قادری رضوی عطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نعش کی منتقلی کا سلسلہ ہوا...... چہرہ بھی پھول کی طرح کھلا ہوا تھا' ہاتھ نماز کی طرح بندھے ہوئے تھے۔ (دعوت اسلامی کی بہاریں۔قسط دوم صفحہ 5)

قبر میں ان کو جو میں اپنی پاؤں — پکڑ کے دامن مچل ہی جاؤں
جو دل میں رہ کر چھپے تھے مجھ سے — وہ آج جلوہ دکھا رہے ہیں
نکیرین جب میری تربت میں آ کر — کہیں گے زیارت کا مژدہ سنا کر
اٹھو بہر تعظیم نور الحسن — اب لحد میں حبیب خدا آ گئے ہیں

غسل دیتے وقت چادر خود پکڑی

مفتی اعظم ہند شاہ محمد مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کو ہندوستان کے جلیل القدر محدثین' مفسرین اور مشائخ اور خاندان کے افراد کی موجودگی میں غسل دیا جارہا تھا' تمام ملبوسات اتار لیے گئے اور ایک چادر آپ کے جسم مبارک پر ڈال دی گئی' اچانک ہوا چلی اور جسم اطہر پر پڑی ہوئی چادر مبارک ہوا کی وجہ سے ہلنے لگی۔ قریب تھا کہ بے پردگی ہوجاتی' حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ میں حرکت پیدا ہوئی اور ہاتھ بتدریج اٹھا جس کو تمام حاضرین نے سر کی آنکھوں سے دیکھا۔ حضور موصوف نے اس اڑنے اور کھسکنے والی چادر کو انگشت شہادت اور بیچ والی انگلی کی گرفت میں لے لیا اور پھر

بتدریج ہاتھ مبارک نیچے آ گیا اور جسم مبارک پر چادر تن گئی اور آپ نے تا فراغت غسل چادر کو اپنے دست مبارک سے نہ چھوڑا۔ جب کفن زیب تن کرنے کا وقت آیا تو چادر دست مبارک سے چھوڑ دی۔ (ماہنامہ استقامت کانپور مفتی اعظم نمبر۔صفحہ 543) (دامن مصطفیٰ مفتی اعظم نمبر۔صفحہ 178)

صرف مکان بدلنا

حضرت امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت ابویعقوب سوسی قدس سرہ سے راوی ہیں کہ میں نے ایک مرید کو نہلانے کیلئے تختہ پر لٹایا۔ اس نے میرا انگوٹھا پکڑ لیا۔ میں نے کہا کہ اے بیٹے میرا ہاتھ چھوڑ دے۔ بے شک میں جانتا ہوں کہ تو مردہ نہیں ہے۔ یہ تو صرف مکان بدلنا ہے۔ پس اس نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا۔ (رسالہ قشیریہ۔صفحہ 209)

کون کہتا ہے اللہ کے ولی مر گئے
قید سے چھوٹے اپنے گھر گئے

احساس

ایک عورت کو جب تختہ غسل پر لٹایا تو نہلانے والی عورت نے ناخن تراشتے تو ایک ناخن زیادہ کٹ گیا' لہٰذا اس میت نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا...... وہ تختہ غسل پر مسکرا رہی تھی۔

(ملخصاً روضۃ الریاحین)

بایاں ہاتھ چھڑا کر......

ابوبکر احمد بن محمد الطرسوی فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم بن شیبان کو فرماتے سنا کہ ایک مرید میری صحبت میں رہا۔ وہ مر گیا' مجھے اس کا بہت غم ہوا۔ میں خود اس کو غسل دینے لگا مگر جب اس کے ہاتھ دھونے لگا تو دہشت کے مارے بجائے اس کہ دائیں ہاتھ سے شروع کرتا میں نے بائیں ہاتھ سے شروع کیا مگر اس نے بایاں ہاتھ چھڑا کر دایاں ہاتھ پکڑا دیا۔ اس پر میں نے کہا بیٹا تو سچا ہے' مجھ ہی سے غلطی ہوئی ہے۔

(رسالہ قشیریہ۔صفحہ 655) (ذکر سیرانی۔صفحہ 238)

انگشتِ شہادت بلند

حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ کا جنازہ مبارکہ جس طرف سے گزرا وہاں مسجد میں موذن اذان دے رہا تھا اور جس وقت وہ اشہدان لاالہ الا اللہ پر پہنچا تو آپ نے شہادت کی انگلی اٹھا دی جس کی وجہ سے لوگوں کو خیال ہوا کہ شاید آپ بقید حیات ہیں۔ لیکن جب جنازہ رکھ کر دیکھا تو آپ زندہ نہ تھے اور انگشت شہادت بدستور اٹھی ہوئی تھی اور بہت کوشش کے باوجود بھی سیدھی نہ ہوئی۔

(تذکرۃ اولیاء-صفحہ 115 ملخصا) (ہفتاد اولیاء-صفحہ 70) (راحت القلوب-صفحہ 169)

فرشتے مجھ سے پوچھیں بتاؤ کس کی اُمت ہو
میں کہوں یہ دیکھو روئے یار آنکھوں میں

لوگ سمجھے مردہ نہیں مریض ہے (انگلی بلند کی)

قاضی بہاء الدین بن شرف الدین غازی فرماتے ہیں۔ امین الدین جبریل محدث کا سفر میں انتقال ہوگیا۔ ہم لوگ ان کی نعش مبارک کو چارپائی پر اٹھا کر قاہرہ شہر میں لانے لگے۔ شہر میں باہر سے میت لانے کی ممانعت تھی۔ ہم لوگ بہت فکرمند تھے کہ ہم لوگ شہر کے پھاٹک سے کس طرح گزریں گے۔ لیکن ہم لوگ جب شہر کے پھاٹک پر پہنچے تو شیخ نے چارپائی پر لیٹے ہوئے اپنا ہاتھ اٹھا کر ایک انگلی کو بلند کردیا۔ یہ دیکھ کر پہرہ داروں نے یہ سمجھا کہ یہ مریض ہے‘ مردہ نہیں۔ لہٰذا انہوں نے ہم لوگوں کو شہر میں داخل ہونے کی اجازت دیدی۔ (ذکر سیرانی-صفحہ 237‘ شرح الصدور-صفحہ 86)

اللہ غنی شانِ ولی راج دلوں پر
دنیا سے چلے جائیں حکومت نہیں جاتی

ہاتھ پکڑ لیا

حضرت ابو محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ مروزی کے شاگردوں میں سے ہیں‘ فرماتے

ہیں کہ میں ایک میت کو نہلا رہا تھا کہ اچانک اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور آنکھ کھول کر فرمایا‘ اے ابو محمد ہوشیاری کے ساتھ اس موقع کیلئے سامان تیار کرو۔ (ذکر جمیل-صفحہ 112)

کوئی گل باقی رہے گا نہ یہ چمن رہ جائے گا
پر رسول اللہ کا دین حسن رہ جائے گا
ہم سفیرو باغ میں ہے کوئی شام کا چہچہا
بلبلیں اڑ جائیں گی سونا چمن رہ جائے گا
اطلس و کمخواب کی پوشاک پہ نازاں نہ ہو
اس تن بے جان پہ خاکی کفن رہ جائے گا

تلوارِ عشق الٰہی

حضرت شیخ بن حسام الدین قبل از وفات مقام قطبیت پر فائز تھے۔ ان دنوں فرمایا کہ جب تک میری انگشت شہادت متحرک رہے‘ اس وقت تک یقین رکھنا کہ میں زندہ ہوں اور جس وقت حرکت انگشت موقوف ہو تو سمجھ لینا میری موت واقع ہوچکی ہے۔ چنانچہ دیکھنے والوں نے دیکھا کہ بعد انتقال جبکہ آپ کے جسم میں کسی قسم کی گرمی باقی نہ رہی‘ آپ کی انگشت شہادت برابر حرکت کررہی تھی۔ (اخبار الاخیار)

یہ بچوں جیسی ادا

حضرت قاضی محمود علیہ الرحمۃ الرحمٰن کے بعد وصال کے آپ کے والد بزرگوار نے آپ کے منہ پر سے کپڑا ہٹا کر دیدار کیا تو آپ آنکھیں کھول کر ہنسنے لگے۔ یہ حالت دیکھ کر آپ کے والد نے فرمایا کہ بابا محمود! یہ بچوں جیسی ادا کیسی؟ اتنا سننے کے بعد آپ نے آنکھیں بند کرلیں۔ (اخبار الاخیار)

مقتول نے ایمان کی گواہی دی

ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے اور ابن عساکر نے اپنی سند سے روایت کیا کہ جن کو مسیلمہ

كذاب نے قتل کیا' ان میں سے ایک شخص مقتول ہونے کے بعد کہنے لگا کہ "محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ ابوبکر صدیق' عمر' عثمان غنی شہید (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) پھر خاموش ہوگیا۔ (شرح الصدور۔صفحہ 210)

جنازہ کی چارپائی سے اُٹھ کر دودن کے لئے گھر

میاں محمد بخش علیہ الرحمۃ المعروف میاں بکھا (جن کو احترامِ سادات کی وجہ سے ولایت ملی) کا جنازہ جارہا تھا تو راستے میں عورتوں نے دیکھا' انہوں نے بڑے تاسفانہ لہجہ میں کہا میاں بکھا تو آج اتنے سخت ومنحوس دن دنیا سے گیا' تو وہ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا' اچھا میں اب کسی (سعد) دن میں مروں گا ...... القصہ ان کا انتقال جمعرات کے دن ہوا۔

ان (عورتوں) کے نزدیک (مردے کیلئے) بنابریں جہالت منگل کا دن منحوس ہوتا ہے۔ ان کے مزار پر انوار پر لوگ اپنے معاملات کے تصفیہ کیلئے قسمیں اٹھاتے ہیں۔ اور جتنے دن مہلت مانگتے ہیں' انہی دنوں جھوٹے کو سزا مل جاتی ہے۔ یا پھر راز کھل جاتا ہے۔

بعد وفات اُٹھ کر چل پڑے

حضرت شاہ نعمت اللہ ولی علیہ الرحمۃ کے وصال کے بعد آپ کے مریدوں میں جھگڑا ہوا۔ مریدوں کی دو جماعتوں میں دفن کے بارے اختلاف ہوا...... آپ اٹھ بیٹھے اور مریدوں اور معتقدوں سے فرمایا کہ لڑائی جھگڑے کی کیا بات ہے۔ اگر لڑائی جنازہ اٹھانے کے متعلق ہے تو ہم یہاں نہیں مرتے' آپ دکھنی تشریف لے گئے اور وہاں انتقال فرمایا۔ (تذکرہ اولیائے پاک وہند۔صفحہ 149)

محبانِ الٰہی مرتے نہیں' ہم نہیں مرے

حضرت شیخ ابوسعید خزاز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں مکہ معظمہ

میں تھا۔ ایک دن باب بنی شیبہ پر سے نکلا تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک خوبصورت نوجوان کی نعش رکھی ہے' میں نے اس کے چہرے کو غور سے دیکھا تو وہ مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمانے لگے' اے ابوسعید تم نہیں جانتے کہ خدائے تعالیٰ عزوجل کے دوست زندہ ہوتے ہیں' اگرچہ وہ مرجائیں۔ اولیاء اللہ تو صرف ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہوتے ہیں۔ (ریاض الریاحین۔صفحہ 204)

مقتول نے سر اٹھا کر جواب دیا

شہر منصورہ پر یورپ کے فرنگیوں کی یلغار پر فقیہ عبدالرحمٰن نوری شہید ہوگئے۔ ایک فرنگی آپ کی نعش پر نیزہ مار کر بولا کیوں اے مسلمانوں کے خطیب تم تو ولاتحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا پڑھ کر شہید کے زندہ ہونے کا ثبوت دے رہے تھے؟ اب کہاں؟ تو یکدم حضرت موصوف علیہ الرحمۃ نے اپنا سر اٹھا کر دو مرتبہ بلند آواز سے فرمایا کہ ہاں ہاں رب کعبہ کی قسم' ہم لوگ زندہ ہیں۔ فرنگی یہ دیکھ کر حیران رہ گیا اور اس نے آپ کے سر کو بوسہ دیا اور آپ کی نعش اٹھا کر شہر میں لے گیا اور وہاں آپ کا مزار بنایا۔ (ذکر سیرائی۔صفحہ 237' شرح الصدور 189)

بریدہ سر سے تلاوت کی آواز

احمد بن نصر خزاعی رحمۃ اللہ علیہ کو خلیفہ بغداد نے سر کاٹ کر سولی پر لٹکا دیا اور نگرانی کیلئے ایک پہرہ دار بٹھا دیا۔ پہرہ دار کہتا ہے کہ رات کو خودبخود آپ کا سر قبلہ رخ ہوجاتا تھا اور نہایت خوش الحانی کے ساتھ سورۃ یٰسین شریف کی تلاوت کرتا تھا۔ جب اس واقعہ کا بغداد میں چرچا ہوگیا تو احمد بن نصر کے بھانجے ابراہیم بن اسماعیل کا بیان ہے کہ میں نے جب سنا کہ ماموں کا سر رات کو تلاوت کرتا ہے' تو میں خود اس کے پاس رات بھر رہا' چنانچہ خود میں نے سنا کہ انہوں نے الٓم احسب الناس ان یترکوا ...... آیت تلاوت کی۔ (شرح الصدور)

جنت کا باغ

شیخ ابوالحسن بن شعرہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد ان کی قبر سے قرآن پاک کی تلاوت کی آواز جو شخص بھی زیارت کو جاتا سنا کرتا تھا۔ (نفحات الانس۔صفحہ 335)

ایک کفن چور نے کفن چرانے کی غرض سے قبر کھولی تو وہ بیٹھا قرآن پڑھ رہا تھا۔

(ملخصاً جرائم کی سزا صفحہ 28)

نور' علی نور

فقیہ کبیر ولی شہیر احمد بن موسیٰ عجیل رحمۃ اللہ علیہ کی قبر میں سے سورۃ نور پڑھنے کی آواز آیا کرتی تھی اور وہ اس قبر میں ہر روز پڑھتے تھے۔ (ذکر یسرانی۔صفحہ 239)

مگر تمہیں ان کی زندگیوں کا شعور نہیں

اسلام کے ابتدائی دور میں نارنول میں کافروں نے عید کی نماز پر یکدم حملہ کر دیا۔ اکثر مسلمان شہید ہوئے۔ شہداء کو تہذ پال حوض کے ایک کنارے سپرد خاک کیا گیا۔ اس گنج شہداء میں ایک شہید بلند (یعنی کہ ان کا مزار بلندی پر ہے) دوسرے کو نشیب شہید کہتے ہیں۔ دونوں حافظ قرآن تھے' بعض بزرگوں نے دونوں شہیدوں کی قبروں سے قرآن کریم کی تلاوت کی آواز سنی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دونوں قرآن کریم کا ورد کر رہے ہیں۔

یعنی کہ ایک پڑھ رہا ہے' دوسرا سن رہا ہے۔ (اخبار الاخیار)

محبت میں سر کٹا کر تو دیکھو

حضرت شیخ جلال گجراتی متوفی 899 اور ان کے مریدوں پر جو بادشاہ گور کے جلاد اور قاتلوں نے حملہ کیا۔ جب آپ کے مریدوں کو قتل کرتے تو آپ یا قہار پڑھتے۔ لیکن جب ان لوگوں نے آپ پر تلوار چلائی تو آپ نے یارحمٰن یارحمٰن پڑھا اور شہید ہو گئے۔ شہید ہو جانے کے بعد آپ کا سر زمین پر پڑا ہوا اللہ اللہ کی صدائیں بلند کر رہا تھا۔

(اخبار الاخیار)

اپنا جنازہ خود پڑھایا

حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری علیہ الرحمۃ کا وصال شریف ہوا تو انہیں حضرت خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی نے غسل دیا اور کفن پہنایا۔ جب جنازہ تیار ہو گیا تو غیب سے ہزاروں بزرگ نماز جناہ پڑھنے کیلئے تشریف لائے۔ ایک نقاب پوش گھڑ سوار تشریف لائے اور جنازہ پڑھایا اور چل دیے۔ حضرت خواجہ شمس الدین نے عرض کیا کہ حضور نے میرے شیخ کا جنازہ پڑھایا ہے۔ بہت بہت شکریہ اور میں لوگوں کو کیا نام بتاؤں کہ کس نے جنازہ پڑھایا ہے۔ نقاب پوش نے نقاب اتارا اور فرمایا اے شمس الدین فقیر کو اس قابل ہونا چاہئے کہ اپنا جنازہ خود پڑھا سکے۔ یعنی کہ آپ خود ہی مخدوم صابر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) تھے۔ تھوڑی دور تک جاتے نظر آئے پھر نظروں سے غائب ہو گئے۔ (قصص الاولیاء۔صفحہ 259) (تذکرہ حضرت احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔صفحہ 117)

زائر کو پہچاننا

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے شعب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ السلام نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان اپنے جانے پہچانے شخص کی قبر سے گزرتا ہے اور اس کو سلام کرتا ہے تو قبر والا اس کو جواب دیتا ہے' نیز اسے پہچان کر سلام کرتا ہے۔ (شعب الایمان مترجم)

معلوم ہوا کہ ہر مردہ پہچانتا ہے تو اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم تو بدرجہ اتم اپنے زائر کو پہچانتے ہیں۔

نوٹ: ہر مردہ تکلیف و فرحت کا احساس رکھتا ہے۔ سرکار مدینہ فیض گنجینہ سرور قلب و سینہ صاحب معطر پسینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شخص کو جوتے پہنے قبرستان میں دیکھا تو فرمایا جوتے اتار دے' نہ قبروں والے کو تو ایذا دے' نہ وہ تجھے (اہلاک الوہابین عن توہین قبور المسلمین۔صفحہ 6)

جان پہچان

قلندر مداد حضرت خواجہ محمد بدرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت قلندر چاچڑوی سے فرمایا ''اب تو بڑی شفقت سے پیش آتے ہو کیا موت کے بعد بھی یہ کیفیت باقی رہے گی؟ پھر وعدہ ہوا کہ ایسا ہی ہوگا۔ حضرت قلندر مدار چاچڑ شریف تشریف لائے تو حضرت قلندر چاچڑوی قبر سے اٹھ کر ملے۔ (حیات اولیاء- صفحہ 15' حیات عزیز)

قبر سے باہر نکل کر ملے

حضرت ابوالحسن علی بن ہیتی اور شیخ بقا بن بطو اور حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ' حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے مزار پر انوار پر بغرض زیارت آئے تو امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ قبر انور سے باہر نکل کر ملے۔

(کیا غوث اعظم وہابی تھے؟ صفحہ 8)

قلائد الجواہر میں کچھ زائد ہے کہ باہر نکل کر ملے اور معانقہ کیا اور آپ کو خلعت عطا کر کے فرمایا۔ اے عبدالقادر! ہم تمام لوگ علم شریعت وطریقت میں تیرے محتاج ہوں گے۔ اور حضرت معروف کرخی کے مزار پر گئے تو انہوں نے ان کے ...... شیخ معروف کرخی علیہ الرحمۃ نے قبر سے جواب زمانہ کے بہتر فرد وعلیکم السلام۔ (قلائد الجواہر- صفحہ 140)

قبر سے نکل کر بیعت کیا

حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کی روایت ہے کہ ایک شخص محمد بن ابی بکر کی خدمت میں رہنے کے واسطے آیا مگر ان کی وفات ہو چکی تھی۔ آپ قبر سے نکلے اور اسے بیعت کرلیا۔ (جامع کرامات اولیاء)

مزار سے نکل کر بیعت لی

ایک شخص آپ (سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ) کی زیارت اور بیعت کیلئے بہت طویل سفر کر کے آیا۔ جب تشنگی نہ ہوئی تو خودکشی کا ارادہ کیا لیکن پھر خیال آیا کہ روضہ انور

کی زیارت کروں' حاضر ہوا اور سلام عرض کیا اور رونے لگا۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ اپنی قبر سے نکلے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر سلسلہ میں داخل کیا۔ (تفریح الخاطر- صفحہ 28)

یہ تیرا کرم ہے یا غوث کہ بنا لیا ہے اپنا
کہاں روسیاہ فریدی کہاں سلسلہ تمہارا

حضرت شاہ نیاز علیہ الرحمۃ نے اپنے مرید کو بعد وصال بیعت کیا۔

(تذکرہ اولیائے پاک وہند- صفحہ 358)

ایک درویش صاحب حال حضرت شاہ یوسف گردیزی کے عشق ومحبت میں سرشار بیعت ہونے کی خاطر ملتان آیا۔ یہاں آکر معلوم ہوا کہ حضرت شاہ یوسف گردیزی وصال فرما چکے ہیں۔ مزار مبارک پر پہنچا اور رو رو کر عرض کی۔ حضور! میں تو آپ کی خدمت اقدس میں بیعت ہونے کی غرض سے حاضر ہوا تھا۔ مگر آپ کی زیارت نصیب نہ ہوئی...... یکا یک قبر سے آواز آئی مایوس نہ ہوں آؤ بیعت کرلیں۔ اس آواز کے ساتھ ہی آپ کا ہاتھ مبارک قبر سے باہر نکلا' اس درویش نے مصافحہ کر کے مریدی اختیار کی۔ بعدازاں اس عرصہ میں جو بھی زیارت کی خاطر حاضر ہوتا' حضرت کا ہاتھ مزار مبارک سے باہر نکل آتا۔ اب تک وہ سوراخ مزار شریف میں موجود ہے۔ (اولیائے ملتان- صفحہ 61)

تھپڑ رسید کیا

حضرت شیخ ابواسحاق خزاری فرماتے ہیں کہ ایک آدمی میرے پاس اکثر بیٹھتا اور آدھا چہرہ چھپائے رکھتا...... وجہ پوچھی' وعدہ لیکر حقیقت واضح کی۔ میں کفن چور تھا...... اس عورت مدفونہ ومکفونہ نے میرے منہ پر زوردار تھپڑ مارا جس سے میرے منہ پر انگلیوں کے نشان پڑ گئے۔ (جرائم کی سزا- صفحہ 34)

دشمن کو ہلاک کردیا

اوپر کی سطور میں گزرا کہ وہ اپنے دشمنوں کو ہلاک کرتے ہیں۔ حضرت محمد بھیک رضی

اللہ عنہ فاروقی کے زمانہ میں کافر سرہند شریف میں سیدنا مجدد الف ثانی کے خاندان کے مزارات کو برباد کرنا چاہتے تھے تو آپ کی قبر پر آ کر اسے کھودا اور آپ کے جسد اطہر کو نکالنا چاہا تو آپ نے ایک زور سے تھپڑ رسید کیا' وہ وہیں مرگیا۔

(جامع کرامات اولیاءؒ صفحہ 817)

شکل انسانی میں دستگیری

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ ''ارواح اولیاء شکل انسانی میں منتقل ہو کر بوقت مشکل دستگیری فرماتے ہیں۔ (انفاس العارفین)

اس [illegible] سے معلوم ہوا کہ اولیاء بعد وصال دستگیری کرتے ہیں اور انسان کی ظاہری صورت میں۔

تفسیر مظہری کے حوالے سے اوپر کی سطور میں گزرا کہ ارواح اجسام کی طرح زمین و آسمان و بہشت کی جہاں چاہیں جاتے ہیں۔ اپنے دوستوں کی مدد کرتے ہیں۔

ظاہری جسم سے تشریف لاکر تعاون

حضرت شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے جداعلیٰ محمد شاہ صاحب کی مریدات سے ایک بڑھیا تھی' وہ سخت بیمار ہوگئی ...... گھر میں اسے کوئی پانی پلانے والا اور لحاف اوڑھانے والا بھی نہ تھا کہ اسے کوئی آدمی آ کر پانی پلاتا اور لحاف اوڑھتا۔ حضرت محمد شاہ عبداللہ ظاہری جسم سے تشریف لائے' اس مریدہ کو پانی بھی آپ نے پلایا اور اسے لحاف بھی اوڑھایا۔ پھر آپ غائب ہوگئے۔ (انفاس العارفین۔صفحہ 182)

در رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابل ہمیں نظر تو آیا

علامہ مفتی محمد اشفاق صاحب (خطیب مرکزی مسجد خانیوال) فرماتے ہیں کہ 1979ء میں حج کے بعد مدینہ منورہ حاضر تھا۔ وہاں حضرت شیخ ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ کے خادم بھائی عاشق حسین فیضوی قادری کی وساطت سے حضرت سے دریافت کیا

کہ حضور ہم نے سنا ہے کہ آپ نے مدینہ طیبہ میں اپنے شیخ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کے وصال کے بعد ان کی زیارت کی ہے۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے فرمایا وہاں ایک مرتبہ مواجہ شریف میں حاضری دینے کیلئے مسجد نبوی شریف کے باب السلام سے اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ اعلیٰ حضرت مواجہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑے ہیں اور سلام پڑھ رہے ہیں۔ میں قریب گیا تو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ میری نظروں سے غائب ہوگئے۔ میں مواجہ شریف کی طرف چلا گیا اور صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کر کے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے میرے شیخ کی زیارت سے محروم نہ رکھا جائے۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے مواجہ شریف کی پائنتی کی طرف دیکھا تو اعلیٰ حضرت بیٹھے دکھائی دیئے۔ میں نے دوڑ کر اعلیٰ حضرت کی قدم بوسی کی اور زیارت سے فیض یاب ہوا۔ (انوار قطب مدینہ۔صفحہ 216)

وصال ہونے کے بعد ہند کے مسافر (حضرت علامہ قبلہ سیدی صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی) بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں صلوٰۃ وسلام کیلئے حاضر ہوگئے۔ جن کی زیارت ان کے شاگرد رشید قبلہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ' محسن گجراتی نے کی۔ (بحوالہ فیضان ست۔صفحہ 197)

دیکھنا ہے تو مدینہ دیکھیے — قصر شاہی کا نظارہ کچھ نہیں

روح کی تشریف آوری

ایک باکمال درویش جو قطب ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کا خاص عقیدت مند تھا۔ بیان کرتا ہے کہ میں ایک مرتبہ سنوات کی بیماری میں سخت مبتلا ہوگیا۔ صحت کی امید نہ رہی۔ اسی اثنا میں حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کی روح پرفتوح کی طرف متوجہ ہوا اور اس توجہ میں مجھے استغراق ہوا کہ خود سے غائب ہوگیا۔ حضرت مجدد صاحب خود تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا ''اٹھ جاؤ صحت یابی آپ کے قدم چومے گی۔'' بیماری

کے تمام اثرات ختم ہوگئے۔ (کرامات مجدد الف ثانی۔ صفحہ 54)

حق پڑوس

شیخ لاہوری اپنی کتاب ''سبزہ بیگانہ'' میں بہادر میلارام کے بیٹے رائے بہادر رام سرن داس کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ 1918ء کے وبائی مرض میں ان کے تینوں بیٹے اس مرض میں مبتلا ہوگئے' حتیٰ کہ زندگی سے مایوس ہوگئے۔

بہادر رام سرن داس کی زبانی اس طرح ہے کہ ''ایک رات ہم سوئے ہوئے تھے کہ کمرے میں کچھ آہٹ ہوئی اور میری آنکھ کھل گئی' دیکھتا ہوں کہ سفید ریش بزرگ براق لباس پہنے ہوئے ایک ہاتھ میں عصا اور دوسرے ہاتھ میں تسبیح لیے میرے بیٹے گوپال داس کے پلنگ کے پاس کھڑے کچھ پڑھ رہے ہیں' انہیں دیکھ کر میں سہم گیا اور چیخ کر کہا کہ آپ کون ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔ انہوں نے دعا میں مشغولیت رکھی' بات نہ سنی۔ پھر دوسرے بیٹے روپ رام کی چارپائی کے قریب گئے ...... پھر تیسرے کے پاس بھی ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد وہ بزرگ مجھ سے مخاطب ہوکر فرمانے لگے۔ میں تمہارا پڑوسی ''گنج بخش'' ہوں۔ مجھ سے تمہاری پریشانی دیکھی نہ گئی۔ اس لیے دعا کرنے کیلئے خود آ گیا ہوں' اب گھبرایئے نہ' اللہ تعالیٰ سب شفا دے گا۔''

شیخ صاحب لکھتے ہیں کہ یہ قصہ رائے بہادر نے لاہور شہر کے جملہ مسلمان' ہندو' سکھ احباب کو جمع کر کے سنایا' پھر حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار حاضر ہوکر نذرانہ پیش کیا۔

شہرہ

اس پر پروفیسر محمد عثمان اپنے مضمون ''تصوف اور اسلام'' جنگ لاہور یکم اگست 1983ء میں لکھتے ہیں کہ اس واقعہ کے گواہ زندہ ہیں اور ان کا اتنا شہرہ ہے کہ ان کی کہی ہوئی بات کو رد نہیں کیا جاسکتا۔

(حضرت داتا گنج اور درود تاج۔ صفحہ 10)

رہنمائی: میری قبر اس طرف ہے

حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب ایک بزرگ کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے وصیت فرمائی کہ مجھے غرباء کے قبرستان میں دفن کریں تاکہ کوئی پہچان نہ سکے' چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جب میں ان کی زیارت کو قبر پر گیا تو ایک دوست کو رہنمائی کیلئے ساتھ لے گیا جو وقت دفن موجود تھا۔ اس نے ہر چند غور کے بعد اندازہ سے اشارہ کیا۔ میں وہاں بیٹھ کر قرآن مجید پڑھنے لگا' حضرت نے میری پشت کی طرف سے آواز دی کہ فقیر کی قبر یہ ہے۔'' (ملخصاً) (انفاس العارفین۔ صفحہ 36)

شکریہ' شیخ سعدی (رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک لمبے کوچے سے گزر رہا تھا۔ اس وقت میں شیخ سعدی کے اشعار پڑھ رہا تھا۔ تین مصرعے پڑھے اور چوتھا ذہن سے نکل گیا' میں پریشان ہوا' اچانک ایک فقیر منش دراز زلف ملیح چہرہ پیرمرد ظاہر ہوا اور چوتھا مصرعہ یاد دلایا۔

میں نے شکریہ ادا کیا۔ پھر میں نے ان کی خدمت میں پان پیش کیا۔ آپ مسکرائے اور فرمایا کیا یہ یاد دلانے کی اجرت ہے؟ میں نے عرض کی نہیں بلکہ شکرانہ ہے۔ فرمایا میں پان نہیں کھاتا پھر فرمایا مجھے جلدی جانا ہے۔ میں نے کہا ''میں بھی جلد چلوں گا...... قدم اٹھا کر کوچہ کے آخر میں رکھا' مجھے معلوم ہوگیا کہ روح مجسم ہے۔ میں پکار اٹھا مجھے اپنا نام بتایئے تاکہ فاتحہ پڑھ سکوں۔ فرمایا سعدی یہی فقیر ہے۔''

(مسلک شیخ سعدی۔ صفحہ 2' انفاس العارفین۔ صفحہ 80' مسلک شاہ ولی اللہ۔ صفحہ 13)

تجھے خدا تک پہنچا دیا

حضرت شیخ محمد سعید علیہ الرحمۃ اوائل میں بحیثیت تاجر غلہ لیکر لاہور جا رہے تھے کہ راستے میں بیل کا پاؤں ٹوٹ گیا۔ آپ نے ساتھیوں سے درخواست کی کہ مل جل کر سامان

لاہور لے چلیں، مگر وہ ڈاکوؤں سے خوفزدہ ہونے کی وجہ سے انکار کر گئے ...... سورج غروب ہوگیا، رات اندھیری، آہ وزاری سے التجا کی، یا اللہ کوئی موکل بھیج۔ گھوڑا سوار ظاہر ہوا، میرے پاس سے غلہ اٹھایا، فرمایا بیل تندرست ہے، بیل کھڑا کیا وہ تندرست تھا۔ جان لیا کہ یہ شخص ڈاکو نہیں، بلکہ رہبر ورہنما ہے، بوری تنہا نہیں اٹھا سکتا، گھوڑے سوار نزدیک آیا اور نیزے کی نوک سے بوری اٹھانے میں مدد کی، اس وقت بوری پھول کی طرح ہلکی ہوگئی۔ محمد سعید علیہ الرحمۃ نے سوار کے قدم مبارک پکڑ لیے اور عرض کیا کہ بندہ زیارت سے مستفیض ہوگیا ہے۔ اب میں چاہتا ہوں کہ آنجناب کے اسم گرامی سے بھی آگاہ اور دنیا و مافیہا سے بے پروا ہو جاؤں۔ فرمایا تجھے اس سے کام، جا اپنا راستہ لے۔ پھر تفرع اور عاجزی سے عرض کیا۔ فرمایا میرا نام اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب (کرم اللہ وجہہ الکریم ورضی اللہ عنہ) کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تیری امداد کو پہنچا ہوں۔ جا تجھے خدا تک پہنچا دیا۔ یہ فرما کر وہ غائب ہوگئے۔ (گلستان اولیاء۔ صفحہ 86)

اللہ اللہ کئے جانے سے اللہ نہ ملے
اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

قبر آسمان وفرش زمین

حضرت خواجہ فیاض عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حضرت قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا روضہ وگنبد نہیں ہے۔ ایک درویش صادق نے کوشش شروع کی کہ ان کے تربت اطہر پر گنبد تیار ہونا چاہئے تو صاحب مزار علیہ الرحمۃ نے ان کے کان تک یہ آواز پہنچائی۔

(ترجمہ) آسمان چھت ہے اور زمین بچھونا۔ صوفی حمید الدین کا روضہ یہی ہے۔

(خواجہ عبدالحلیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، خواجہ الٰہی بخش) (تذکرہ مشائخ توگیرہ شریف حصہ اول)

یہ آواز کس کی؟

ایک اللہ کے ولی مسمّی بہ حاجی شادل خان کی وفات کو بمشکل تین ماہ گزرے ہوں

گے کہ مسجد کے قریب گھر میں شادی کی تقریب منعقد ہوئی۔ شادی کرنے والوں نے طوائفوں کو بلایا اور رقص وسرود کی محفل کا انتظام کیا۔ گاؤں کے اکثر لوگ اس رقص وسرود کو دیکھنے کیلئے آئے۔ جب مجمع جمع ہوگیا، سینکڑوں لوگ طوائفوں کے چہروں پر نظریں گاڑے ہوئے تھے، جونہی ان طوائفوں نے اپنی خاص اداؤں کے ساتھ مٹک مٹک کر ناچنا اور گانا شروع کیا تو لوگوں نے ایک گرجدار آواز سنی کہ ان طوائفوں کا ناچ گانا بند کرو ورنہ ان کی ٹانگیں توڑ دی جائیں گی۔

مجمع میں خاموشی چھا گئی۔ کسی کو کچھ پتہ نہ چلا کہ یہ آواز کس کی ہے اور کدھر سے آئی ہے۔ پھر اس گرج کے ساتھ دوبارہ آواز آئی۔ لوگو! تم بہرے تو نہیں ہو؟ میں نے کہا اس ناچ گانے کو بند کردو ورنہ ان طوائفوں اور انہیں لانے والوں کی ٹانگیں توڑ دی جائیں گی۔ پھر اسی آواز کی تکرار ہوئی۔ لوگوں نے آواز پہچان لی یہ آواز بابا حاجی شادل خان کی تھی جو ان کی قبر کی جانب سے آرہی تھی۔

(بحوالہ ماہنامہ نور السلام شرقپور شریف۔ بابت ماہ جون 1996ء)

صالح کے تصرفات، عالم برزخ میں

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ صالح اللہ تبارک وتعالیٰ کا دوست ہوتا ہے۔ نور قدس سے اس کا قلب اس قدر مستنیر ہوتا ہے کہ اسرار کائنات اس پر منکشف ہوتے ہیں۔ وہ مستجاب الدعا ہوتا ہے۔ عالم برزخ میں اس کے تصرفات جاری رہتے ہیں۔ (تفسیر بیضاوی۔ صفحہ 137)

جب قرب خاص حاصل ہوا تو وہ مستجاب الدعا بھی ہو جاتا ہے۔ شیخ موسیٰ زولی عبدالرحمۃ جس اندھے کیلئے نظر کی دعا مانگتے وہ بینا ہو جاتا۔ فقیر کے غنی ہونے کیلئے دعا مانگتے تو وہ غنی ہو جاتا۔ الغرض مصیبت زدہ کی مصیبت دور ہو جاتی۔ برکت کی دعا کرتے تو برکت ہو جاتی۔ نیز عراق براۃ جو مادرزاد اندھوں اور برص کو اچھا کرتے تھے وہ یہ ہیں۔ شیخ

عبدالقادر جیلانی، علی بن ہیتی، شیخ بقا بن بطو، شیخ ابوسعید قیلوی رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین۔

تصرف اس سے بھی زیادہ

حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ''مشائخ عظام میں سے ایک نے فرمایا کہ میں نے مشائخ عظام میں سے چار حضرات کو دیکھا جو کہ اپنی قبروں میں تصرف کرتے ہیں، جیسا کہ وہ اپنی حیات میں تصرف کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ۔'' (اشعۃ اللمعات جلد اول) (حیات الاموات۔صفحہ 115)

ہم اچھے ہیں

حضرت علاؤالدین قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں۔ ایک روز حضرت خواجہ بہاؤالدین قدس سرہ حضرت خواجہ معشوق قدس سرہ کے مزار شریف کی زیارت کیلئے طوس تشریف لائے۔ جب آپ ان کے مزار پر پہنچے تو فرمایا السلام علیک یا معشوق طوسی تم اچھے ہو، ان کی قبر سے آواز ''وعلیک السلام یا خواجہ بہاؤالدین نقشبند ہم اچھے ہیں۔

(حضرات القدس۔صفحہ 194 حصہ اول)

عیدی دینا

حضرت پیر سید جلال الدین جہانیاں، جہاں گشت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، اخبار اولیاء سے نقل ہے کہ شب عید کو مخدوم جہانیاں روضہ شیخ الاسلام بہاؤالدین پر جا کر عیدی کے ملتجی ہوئے مزار سے آواز آئی کہ تیری عیدی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے تجھ کو مخدوم جہانیاں کیا۔ بعد اس کے شیخ صدرالدین عارف کے مزار پر عیدی کی التجا کی، وہاں سے بھی جواب باصواب پایا۔

(انوار اولیاء کامل۔صفحہ 426، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور، سید رئیس احمد جعفری (ندوی)

ظاہری شکل میں امداد، نیاز ہدیہ کرنے والوں کو یاد اور ان کی امداد

ایک شخص وسیع جنگل میں جا کر راستہ بھول گیا۔ اسے دور سے لشکر آتا نظر آیا۔ اس کے سالار نے فرمایا اے درویش اتنی پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ آخر مسافر راستہ بھول ہی

جاتا ہے۔ آؤ...... درویش کو ساتھ لیا اور لا کر راستہ سیدھے پر ڈال دیا۔

اے سالار لشکر! آپ کا تعارف کیا ہے؟ آپ مجھے کب سے جانتے ہیں؟ آپ کے ساتھ یہ کون لوگ ہیں؟

سالار۔ میں حسین بن علی (امام حسین رضی اللہ عنہ) ہوں۔ یہ سب میرا لشکر ہے تو ہمیشہ دس محرم کو ہماری نیاز دلاتا ہے۔ ہمارے نام سے شربت پلاتا ہے، کھانے کھلاتا ہے، اس کا ثواب ہمیں پہنچتا رہتا ہے۔ (ذکر خیر۔213)

میں تو پنجتن کا غلام ہوں مجھے عشق ہے تو حسین سے
میرے منہ سے آئے مہک سدا میں جو نام لوں تیرا بھول کے
میں تو پنجتن کا غلام ہوں

سید اولیاء حضور پر نور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے امداد فرمائی

رنجیت سنگھ کے دور حکومت کی بات ہے کہ ایک نام نہاد مسلمان (جو کرامات اولیاء کا منکر تھا) ایک شادی شدہ ہندوانی پر عاشق تھا...... وہ میاں بیوی پیدل تھے، وہ گھوڑے پر سوار تھا، وہ ان کے ساتھ بظاہر ہمدردانہ رویہ سے تعاون پر مصر ہوا...... عورت نے اس کی نیت کو بھانپتے ہوئے کہا کہ مسلمان تو بڑے پیر گیارہویں والے کو مانتے ہیں، لہٰذا ان کی ضمانت دے دو...... اس نے ہاں کر دی...... اس نے اس کے خاوند کو قتل کر دیا...... عورت نے یا شیخ عبدالقادر جیلانی (رضی اللہ عنہ) کو پکارا تو اس نے مذاق کیا کہ انہیں تو کئی سال ہو چکے ہیں...... اسی اثنا دو بزرگ نمودار ہوئے، ان میں سے ایک نے بڑھ کر تلوار سے اس شخص کا سر اڑا دیا، پھر عورت بمعہ گھوڑا اس جگہ لائے جہاں اس کے خاوند کی نعش تھی، ایک بزرگ نے کٹا ہوا سر اور دھڑ ملا کر کہا ''قم باذن اللہ'' یعنی اللہ کے حکم سے اٹھ۔ ہندو اسی وقت زندہ ہو گیا۔ وہ دونوں بزرگ غائب ہو گئے۔ رنجیت سنگھ کی کورٹ میں بدعقیدہ شخص کے رشتہ داروں نے دعویٰ قتل دائر کرایا...... ان بزرگوں میں سے یہاں کے مشہور مجذوب گل محمد شاہ صاحب کے ہم شکل تھے۔ چنانچہ اس مجذوب کو بلایا گیا تو اس نے

واقعہ اول آخر تک سنایا۔ (ملخصاً الحقائق فی الحدائق' دمنے کی نعش۔صفحہ 11)

گل محمد شاہ نے تھاپیوں کے نشان بطور ثبوت پیش کئے جس پر انہیں قتل سے بری کر دیا گیا۔

جھولی کو میری بھر دو ورنہ کہے گی دنیا
ایسے سخی کا منگتا پھرتا ہے مارا مارا

وہیں آگئے مدد کو میں نے جب جہاں پکارا

حضرت شیر ربانی علیہ الرحمۃ نے ایک اہلحدیث مولوی کو تسلی دینے کیلئے بلند آواز سے عرض کیا۔ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئا للہ فوراً ایک بزرگ نورانی چہرہ والے ظاہر ہوگئے ...... اس پر حضرت شرقپوری علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ مولوی جی! یہی ہیں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی جنہیں ہم پکارتے ہیں۔ دیکھو! ہماری عرض پر مدد کیلئے پہنچ گئے ہیں۔ یہ مردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں۔ (خزینہ کرم۔صفحہ 170' مواقع النجوم۔صفحہ 117)

یہ ادائے دستگیری کوئی میرے دل سے پوچھے
وہیں آگئے مدد کو میں نے جب جہاں پکارا

عالم آب وگل سے عالم غیب میں حاضری

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو علیہ الرحمۃ جب جوان ہوئے تو آپ کو شورکوٹ کے باہر ایک شہسوار ملے' انہوں نے آپ کو اپنے گھوڑے پر سوار فرمالیا۔ آپ نے عرض کیا یا حضرت آپ اپنا تعارف کرائیے تاکہ اطمینان ہو۔ شہسوار نے فرمایا اے باہو! میرا نام علی المرتضیٰ (کرم اللہ وجہہ الکریم) ہے۔ حضور رحمۃ اللعالمین خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہیں یاد فرماتے ہیں۔ ......اُترو حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کا دربار آگیا ہے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' محمد باہو آگیا ہے۔ حضور کی بارگاہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفائے راشدین اور اہل بیت عظام بھی موجود تھے۔ پہلے آپ کو حضرت

صدیق اکبر نے زیارت سے مشرف فرمایا' پھر حضرت فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر حضور نے مجھے اپنی بیعت سے مشرف فرمایا۔ (رضوان اللہ علیہ تعالیٰ اجمعین) میرے دونوں ہاتھ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مقدس ہاتھوں میں لیے' اسی وقت تمام مقامات اور درجات طے ہوگئے۔ کوئی حجاب باقی نہ رہا' لوح محفوظ کے حجابات اٹھ گئے۔ ظاہر و باطن ایک ہوگیا۔ پھر حضرت سیدۃ النساء فاطمہ الزہرہ نے مجھے فرمایا کہ اے باہو تو میرا روحانی بیٹا ہے۔ حضرت امامین سیدنا امام حسن وحسین کے قدموں پر جاگرا اور ان کے قدموں کو بوسہ دینے لگا پھر مجھے غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کیا گیا۔

غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا' اے بیٹا سلطان باہو' آؤ تم اسرار الٰہی...... آپ (سلطان باہو) فرماتے ہیں کہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کی مجلس ظاہری میں جسم سے حاضر ہوا۔ جو کچھ میں نے دیکھا' وہ ان ظاہری آنکھوں سے دیکھا ہے۔ وہ ان ظاہری آنکھوں سے دیکھا ہے جو میرے سر میں موجود ہیں۔ (مفتاح العارفین۔صفحہ 18)

عالم برزخ اور عالم آب وگل میں خط وکتابت

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رضی اللہ عنہ کے ایک شاگرد نے دہلی کے قریب ایک میلہ پر جانے کی اجازت مانگی جو کسی غیر معروف بزرگ کے مزار پر لگتا تھا۔ آپ نے غیر شرعی حرکات کی وجہ سے منع کیا مگر اس نے اصرار کیا تو آپ نے ایک رقعہ لکھ دیا کہ اسے مزار پر رکھ دینا۔ اس طالبعلم کو میلہ کی حدود سے باہر ہی ایک درخت کے نیچے کمبل پوش فقیر بیٹھا ہوا ملا جس نے کہا لاؤ وہ کاغذ جو تمہارے استاد صاحب نے بھیجا ہے۔ چنانچہ انہوں نے کاغذ لے کر ایک ٹھیکری پر کوئلے سے کچھ نشان لگائے (گویا CodeWord تھے) اور کہا فوراً واپس جاؤ اور یہ انہیں دے دینا۔ وہ میلہ دیکھے بغیر ہی لوٹ آئے اور ٹھیکری لاکر انہیں دیدی۔ انہوں نے دیکھ کر تبسم فرمایا اور حاضرین کی دریافت پر فرمایا کہ ہم نے صاحب مزار کو لکھا تھا کہ بزرگ ہوکر اتنا بڑا تصرف نہیں رکھتے کہ لوگوں کو اس بدعت

سے روکیں جو آپ کی قبر پر کر رہے ہیں' انہوں نے جواب لکھا ہے کہ آپ اپنے مدرسہ کے ایک شاگرد لڑکے کو نہیں روک سکتے تو میں خدا کی اتنی مخلوق ......؟ اور میرا کیا ہے۔ میں تو یہاں باہر نکل کر بیٹھا ہوں' خالی قبر پر جو چاہیں کرتے رہیں۔ (مہر منیر-صفحہ 308)

اور اس طرح کا واقعہ یعنی ''قبر سے نکل کر رقعہ کا جواب دینا'' بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی ثابت ہے۔ (حاشیہ خلاصہ الوفا-صفحہ 408)

دریا کے کنارے بیٹھے

ایک بزرگ کو بعد وصال دیکھا تو وہ دریا کے کنارے بیٹھے گودڑی سی رہے تھے۔

(ذکر سیرانی-صفحہ 3)

عالم فانی اور عالم برزخ

حضرت سیرانی بادشاہ کے وصال کی خبر مشہور ہوگئی۔ آپ کے مرید صادق میاں یار محمد اس خبر وحشت اثر سے اپنا مال و اسباب راہ خدا میں لٹا کر گھر سے باہر تحقیق کیلئے چل پڑے۔ دیکھا کہ آپ کنارۂ دریا پر آپ (حضرت سیرانی) گدڑی سی رہے ہیں۔) فرمایا: ''میاں یار محمد خبر صحیح تھی۔ چلو حاجی محمد علی اکبر فوت ہوئے ہیں' جا کر فاتحہ پڑھ لیں۔ قبر پر پہنچے تو ہم نے سنا حاجی مذکور قبر میں بھی ذکر جہر میں مشغول ہیں۔ آپ نے قبر پر ہاتھ مار کر فرمایا حاجی صاحب تجھے ذکر الٰہی یاد ہے' لیکن شریعت کا پاس نہیں۔ پھر وہ بالکل خاموش ہوگئے۔ (ذکر سیرانی-صفحہ 51)

عالم برزخ میں خیال ادب' ساداتِ عظام کا خیال

حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ ایک دن باوا فضل دین کلیامی رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ پڑھنے کیلئے جا رہے تھے تو باوا صاحب کلیام شریف کے باہر آپ کو زندہ ملے۔ جب آپ نے پوچھا کہ باوا جی آپ تو یہاں پھر رہے ہیں' میں جنازہ کس کا پڑھاؤں گا؟ عرض کیا کہ مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہ

میرے گھر میں آئے اور میں اس کا استقبال نہ کروں۔ (مہر منیر-صفحہ 401' پیر مہر علی شاہ-صفحہ 65) اس طرح حضرت اخوندزادہ نے بھی قبر سے نکل کر آپ کے احترام کی غرض سے پیش قدمی کی۔ (مہر منیر-صفحہ 309)

ولی را ولی می شناسد

حضرت خواجہ سلطان احمد دین رحمۃ اللہ علیہ کو تمنا ہوئی کہ بعد وصال حضرت محکم الدین سیرانی بادشاہ کی زیارت نصیب ہو جائے ...... بیٹھا تھا کہ یک لخت آپ مزار سے باہر تشریف لائے اور فرمایا ''شریعت مطہرہ کا پاس بھی ضروری ہے ورنہ ہمارے لیے یہ کوئی مشکل بات بھی نہیں۔'' تھوڑی سی دیر بیٹھ کر واپس چلے گئے۔ (ذکر سیرانی-صفحہ 151) ان واقعات سے معلوم ہوا کہ شریعت مطہرہ کا پاس ظاہری زندگی کی طرح رکھتے ہیں۔ کیوں نہ ہو۔ وہ مرتے کب ہیں' وہ تو ایک گھر سے دوسرے گھر جاتے ہیں اور زائرین سے بات چیت ان کے ساتھ چلتے پھرتے اور صحبت بھی دیتے ہیں۔ سبحان اللہ۔

شاہ عبدالرحیم علیہ الرحمۃ کے والد محترم نے بیٹے سے فرمایا میں نے تمہاری بھتیجی کریمہ بی بی سے ملنا ہے اور ان کے پاس عورتیں بیٹھی ہیں' انہیں اٹھا دو...... کریمہ بی بی اور عورتوں کے درمیان پردہ کر دیا گیا تاکہ ادھر نظر نہ پڑ سکے۔ اس کے بعد ابا حضور کریمہ بی بی کے پاس تشریف لائے۔ انہیں میرے اور کریمہ کے سوا کوئی نہ دیکھ سکتا تھا...... انہیں فرمایا کہ کل فجر تو..... یہ فرما کر دروازے کی طرف بڑھے۔ میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چلا۔ ابا حضور نے فرمایا کہ اب تم یہاں ہی ٹھہرو۔ یہ فرما کر آپ نظروں سے غائب' جب فجر ہوئی تو کریمہ بی بی فوت ہوگئی۔ (انفاس العارفین-صفحہ 47)

مہمان نوازی

حضرت شاہ عبدالرحیم علیہ الرحمۃ حضور مخدوم اللہ دیا کے مزار پر تشریف لے گئے جب واپس ہونے لگے تو حضرت اللہ دیا علیہ الرحمۃ نے مزار شریف سے آواز دی۔ اے

عبدالرحیم! رکیئے ابھی کھانا آجاتا ہے' آپ ہمارے مہمان ہیں' آپ کھانا کھا کر جائیں ......تھوڑی دیر میں ایک عورت کھانا لیکر حاضر ہوئی۔ یا حضرت میں یہ کھانا لے کر آئی ہوئی۔ آپ اس کھانے پر ختم شریف پڑھ دیں اور طعام وکلام کا ثواب حضور مخدوم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ایصال فرمادیں اور آپ تناول فرماویں۔ شاہ عبدالرحیم۔ اے بی بی یہ کھانا کیسا ہے......نذر مانی تھی...... یہ کھانا حضور مخدوم کی نذر ہے۔ (فتاویٰ افریقہ۔صفحہ 81)

مہمانوں کی خدمت

حضرت شیخ احمد عبدالحق فرماتے ہیں کہ میں سفر سے واپس آیا تو باوجود وطن اصلی شیخ صلاح درویش سے ٹھہرنے کی اجازت مانگی۔ میں نے فاتحہ کے بعد عرض کیا۔ ایک گھڑا پانی کا اور ایک مصلیٰ چاہیے۔ اس کے بعد شیخ کی قبر سے آواز آئی کہ عبدالحق حوض پر آؤ اور جائے نماز گھڑا لے جاؤ' چنانچہ حوض میں ہاتھ ڈالا تو سب کچھ مل گیا۔

انما ولیکم......آیت کریمہ کے مطابق وہ ہمارے مددگار[۵] بھی ہیں اور انہوں نے اس خطہ پاک کی حفاظت کیلئے محاذ میں حصہ لیا۔ 1965ء

جنگ کے روحانی واقعات (مرتبہ حضرت پیر طریقت پیر شریعت علامہ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی دامت برکاتہم امیر جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان' مطبوعہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ) ملاحظہ کریں۔

حواشی

۱ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو کہ ولایت سے اعلیٰ رتبہ صحابیت پر فائز ہیں) ایک بار ڈاڑھی مبارک میں کنگھی فرما رہے تھے کہ آپ کی ڈاڑھی شریف کا ایک بال اڑ کر یہودیوں کے قبرستان میں جا گرا' جس سے ان پر سے ۱۰۳ دن تک عذاب اٹھالیا گیا۔ (راحۃ المحبین بحوالہ افضل الفوائد صفحہ ۶۵۲)

۲ یعنی محض اس نیت سے عبادت کرے کہ وہ مجھے ولی بنالے۔ یہ کسب بہ ہنائے نیت بے فائدہ ہے۔ کسب محض رضائے الٰہی کیلئے ہو' تب ٹھیک ہے۔

۳
ہم کو تو میسر نہیں فقط مٹی کا دیا بھی — گھر پیر جی کا ہے چراغوں سے روشن
شہری ہو کہ دیہاتی ہو' مسلمان ہے سادہ — مانند بتاں پجتے ہیں جیسے کعبہ کے برہمن
یہ نذرانہ نہیں ہے سود ہے پیران حرم کا — ہر خرقہ سالوس کے اندر ہے مہاجن
میراث میں ملی ہے ان کو مسند ارشاد — زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن

(بانگ درا۔ اقبال مرحوم)

۴ امیر دعوتِ اسلامی حضرت علامہ ابوالبلال محمد الیاس قادری عطار رضوی دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ جب قبر میں سوالات کے وقت آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روئے تاباں دکھانے کیلئے پردہ اٹھایا گیا تو اس وقت وہ تعظیماً دست بستہ ہوئے ہوں گے۔ (مفہوماً وملخصاً)

۵ جس رات آپ نے وصال فرمایا ستر اشخاص نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ آپ نے فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ کا دوست ذوالنون آیا چاہتا ہے' میں اس کے استقبال کیلئے آیا ہوں۔ آپ نے انتقال فرمایا تو آپ کی پیشانی پر یہ الفاظ ظاہر ہوگئے۔ یہ اللہ کا دوست ہے' اس نے اللہ کی محبت میں وفات پائی اور یہ اللہ کی راہ کا شہید ہے۔ (کشف المحجوب 421) (تذکرہ الاولیاء۔صفحہ 87) (انوار اولیاء۔صفحہ 90)

۶ محترم سید ڈاکٹر ابراہیم حسن نے تحریر فرمایا ہے کہ کسی نے براہ تعصب علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ کے خلاف ایک رسالہ لکھ دیا اور وہ رسالہ منصف نے ایک مدنی بزرگ (جو اکثر طور پر سید دو عالم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوتے رہتے تھے) کو دیا۔ اس مدنی بزرگ کا بیان ہے کہ وہ رسالہ میں نے گھر میں رکھ دیا تو وہ زیارت والا انعام رک گیا' یعنی کافی عرصہ زیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محروم رہا۔ جس کی وجہ سے بہت غمگین ہوا اور پھر عرصہ کے بعد جب میں ایک دن زیارت سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم سے نوازا گیا اور میں نے اس عرصہ تک زیارت سے محرومی کے متعلق دریافت کیا تو سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یعنی تو میرا دیدار کیسے کرسکتا ہے' حالانکہ تیرے گھر میں وہ کتاب ہے جس میں مصنف نے ہمارے پیارے محبوب نبہانی پر نکتہ چینی کی ہے۔ میں بیدار ہوا تو میں نے اس کتاب کو آگ لگا کر جلادیا اور اس

جلانے کے بعد پھر مجھے زیارت والا انعام شروع ہوگیا۔ (مقدمہ جامع کرامات اولیاء۔ صفحہ 7) (البرہان صفحہ ب' زیر عنوان اظہار تشکر)

۷ یہاں تک منقول ہے کہ پریشانی کے حال میں مجھ سے کچھ قرآنی قواعد رہ گئے۔ سید عبداللہ شاہ صاحب نے فرمایا کہ فلاں فلاں مقام پر آپ نے غلطی کی ہے۔ قرآن کے بارے میں جزم سے کام لینا چاہئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ بعد از وصال بھی قرآن پاک پڑھتے اور سنتے ہیں اور انہیں بدستور یاد رہتا ہے۔ جیسا کہ مظاہر حق جلد 4 میں درج ہے کہ ایک شیخ اپنے مرید کے ساتھ قرآن پاک کا ورد فرماتے۔ (ملخصا)

۸ استعانت مستقل بالذات سمجھ کر لیتی تو ضرور شرک ہے جبکہ اس کو غیر مستقل ذات سمجھ کر بایں خیال کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو دفع بلا پر طاقت عطا کی ہے تو کوئی حرج نہیں بلکہ حدیث نبوی ہے کہ جب تم جنگل میں راستہ بھول جاؤ یا کوئی حاجت ہو تو کہو یا عباد اللہ اعینونی ((حمکمہ اللہ) (حصن حصین صفحہ ۱۶۳) اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔ یہ امداد غیر اللہ سے نہیں یہ عباد اللہ' اللہ کے بندوں سے ہے۔ فرشتے بھی عباد اللہ میں داخل ہیں۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ہے بل عباد مکرمون بلکہ وہ میرے مکرم بندے ہیں۔ قرآن کریم نے جہاں ممانعت فرمائی اور لفظ من دون اللہ فرمایا ہے' اس سے مراد قرآنی تفسیر یہ کہ وہ بت یا ان کے دیوتا ہے۔ صراحت فرمائی کہ ان کو نہ معلوم کہ کب اٹھیں گے۔ دوسری جگہ فرمایا وہ معبود ان کے ساتھ جہنم میں جائیں گے۔ تقریر کا ماحصل یہ ہے کہ ولی اللہ' نبی اللہ' منسوب بہ اللہ ہیں اور وہ ذی وجاہت ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔ ان سے استعانت حاصل کرنا شرک نہیں بلکہ جائز ہے۔









شبیر برادرز
اُردو بازار ، لاہور